

فَأَلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ (الشعراء- ۴۶، ۴۷)

تب موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ اس جھوٹ کو نکلنے لگا جو انہوں نے گھڑا تھا۔  
پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گرا دیئے گئے۔

## خليفة ثانی صاحب اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق

### مفتی علی اللہ ثابت ہو گئے ہیں !!!

سید سلیم احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

چند ہفتے قبل آپ نے خاکساری طرف بغرض جوابات چند سوالات لکھ کر بھیجے تھے۔ میں نے اپنے جوابات آپ کی طرف بھیجنے کیساتھ ساتھ افادہ عام کیلئے انہیں نیوز نمبر ۱۰۶ پر ویب سائٹ ([alghulam.com](http://alghulam.com)) پر بھی آن ایئر کر دیا تھا۔ لگتا ہے آپ کے سوالات اور ان کے جوابات ویب سائٹ پر آن ایئر کرنا آپ کو اچھا نہیں لگا۔ تبھی آپ نے ایک بیس صفحاتی مضمون (جس میں پہلے چند کے علاوہ باقی سارے صفحات حضرت امام مہدی و مسیح موعود کی صداقت کے حوالہ سے لکھے گئے ہیں) میری طرف ارسال کیا ہے۔ جہاں تک حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے دعاوی کا معاملہ ہے تو یہ جماعت احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے درمیان کوئی امر متنازعہ نہیں ہے۔ ہمارا بڑا اختلاف ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان کے موقف کے مطابق ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے۔ جبکہ ہمارا موقف ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کو جس نشان رحمت کی بشارت دی گئی تھی۔ وہ نشان رحمت الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں زکی غلام ہے اور اسی موعود زکی غلام کو حضور نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ موعود زکی غلام محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کو بطور جسمانی فرزند نہیں دیا اور اس طرح وہ حضور کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موعود زکی غلام (جس کی ایک صفت اُس کا حلیم ہونا بھی ہے) کو مثیل مبارک احمد قرار دیا تھا۔ اور یہ موعود مثیل مبارک احمد جو مصلح موعود تھا عملاً حضور کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ اور جب مثیل مبارک احمد بطور مصلح موعود محمدی مریم کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر آپ کا کوئی جسمانی لڑکا الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کس طرح ہو سکتا ہے؟؟؟

آپ نے مرزا طاہر احمد اور مولوی الیاس ستار کے درمیان مباہلہ کے حوالہ سے حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر زور دیا ہے جس میں ہمارا اور آپ کا اختلاف نہیں ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ لاہور حضرت مرزا صاحب کو امتی نبی کی بجائے محض مجدد اور محدث مانتی ہے لیکن ہمارا تو قادیانی جماعت سے یہ اختلاف بھی نہیں ہے۔ ہم نہ صرف حضرت مرزا صاحب کو امتی نبی مانتے ہیں بلکہ یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی علاقائی اور قومی نبی گزرے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر مقام و مرتبہ کے لحاظ سے گذشتہ تمام علاقائی اور قومی نبیوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ ذَلِكْ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نشانِ رحمت اور زکی غلام کی محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کو بشارت دی تھی اور جسے آپ نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ حضرت جنبہ صاحب عليه السلام کے دعویٰ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا ہے کہ وہ نشانِ رحمت، وہ زکی غلام اور مصلح موعود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد قطعاً نہیں تھے بلکہ وہ حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام ہیں۔ آپ نے اپنے مضمون میں حضرت جنبہ صاحب عليه السلام کے دعویٰ کی تردید اور جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ کی تائید اور اثبات میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا ہے۔ آپ نے اپنے مضمون میں مباہلہ کے حوالہ سے سارا زور حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر لگایا ہے جو کہ ہمارے درمیان وجہ نزاع نہیں ہے۔ آپ کے اس رویے سے کیا میں یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ بھی دلی طور پر اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا دعویٰ مصلح موعود سچا نہیں تھا لیکن اس حقیقت کا زبان سے اقرار کرنا آپ کو گوارا نہیں ہے۔

آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ ہر زمانے کے مرسل کا یہ کام نہیں ہوا کرتا کہ وہ حق کے ہر مخالف کا منہ بند کرتا پھرے بلکہ مرسلوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ حق اور سچ کے حوالہ سے اپنی قوم پر اتمامِ حجت کر دیں۔ قرآن کریم ہمیں خبر دیتا ہے کہ مرسل کا ہر مخالف کا منہ بند کرنا تو درکنار قوم کی اکثریت اُسکے پیغام کی طرف توجہ ہی نہیں کرتی بلکہ حقارت آمیز لہجے میں اُس سے ٹھٹھا اور ہنسی مذاق کرتی ہے۔ جیسا کہ آجکل قادیانی جماعت احمدیہ کے رویے سے اُسکی تصدیق ہو رہی ہے۔ اسی حوالہ سے اللہ تعالیٰ سورۃ یٰسین میں فرماتا ہے:۔۔۔ ”يَحْسُرَةُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ اِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔“ (سورۃ یٰسین - ۳۱) ”و اے حسرت بندوں پر! انکے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اُس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔“

جناب خلیفہ رابع صاحب اور مولوی الیاس ستار کے درمیان مباہلہ کے حوالہ سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کی تفصیل کو چھوڑتے ہوئے (کیونکہ یہ ہمارے درمیان امر متنازع نہیں ہے) خاکسار آپ کے اُن چند اعترافوں کا جواب دینا چاہتا ہے جو کہ آپ نے اپنے مضمون کے ابتدائی صفحات میں اٹھائے ہیں۔ اپنے مضمون کے آغاز میں آپ لکھتے ہیں:۔

(1) ”محترم جنبہ صاحب نے پہلے محترم منیر احمد عظیم صاحب سے مباہلہ کیا اس کے بعد محترم ناصر احمد سلطانی صاحب سے مباہلہ کیا۔ یہ دونوں مباہلے اپنی مقررہ مدت پوری کر چکے اور ختم ہو گئے۔ اس پر بعض احمدی احباب نے جنبہ صاحب سے ان مباہلوں کے حوالہ سے خط و کتابت کی۔ جنبہ صاحب نے اپنے خطبات میں بھی اس کا ذکر کیا۔“

**الجواب:**۔۔ آپ کو واضح رہے کہ قمر الانبیاء اور فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام نے کسی کو مباہلہ کا چیلنج نہیں دیا تھا بلکہ مباہلہ کے یہ چیلنج انہیں دیئے گئے تھے اور آپ عليه السلام نے یہ چیلنج قبول کیے۔ اگر آپ جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے حوالہ سے لا جواب ہو چکے ہیں اور اس پر آپ بات نہیں کرنا چاہتے اور اب آپ کو صرف حضرت جنبہ صاحب عليه السلام کے مباہلوں سے دلچسپی ہے۔ تب

بھی آپ کو چاہیے تھا کہ آپ مباہلہ کا چیلنج دینے والوں سے پوچھتے کہ آپ نے حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ جنبہ صاحب نے تمہارے چیلنج کو قبول کیا۔ آپ کے مباہلوں کے نتائج کیا نکلے؟ جنبہ صاحب نہ صرف زندہ موجود ہیں بلکہ اپنے مشن میں وہ دن بدن آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ مباہلہ کے حوالہ سے آپ قادیانیوں کا بار بار حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام سے ہی سوالات کرتے چلے جانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی نظروں میں مباہلوں کا چیلنج دینے والوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور آپ انہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ آپ سب کے اعصاب پر صرف اور صرف حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام سوار ہیں۔ آپ قادیانیوں کو چاہیے تھا کہ حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کو مباہلہ کا چیلنج دینے والوں سے پوچھتے کہ مباہلوں کے نتیجے میں ان کا اور ان کی جماعتوں کا کیا حال ہے؟؟؟

(2) آگے آپ صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں۔۔۔ ”ہم روز ٹی وی ٹاک شوز میں دیکھتے ہیں کہ ایک سیاستدان دوسرے سیاستدان پر الزام لگاتا ہے کہ اس نے اتنی رقم کی کرپشن کی ہے۔ جواب میں وہ سیاستدان یہ نہیں کہتا کہ تم نے جھوٹا الزام لگایا ہے میں نے کرپشن نہیں کی۔ بلکہ جواباً کہتا ہے تم نے پچھلے سال اتنی کرپشن کی تھی۔ یہ جواب اس بات کا اقرار ہوتا ہے کہ ہاں میں نے بھی کرپشن کی ہے مگر تم نے بھی تو کی تھی۔ یا اگر کوئی بچہ کسی دوسرے بچے سے پوچھے ”کیا تم امتحان میں فیل ہو گئے ہو؟“ اور دوسرا بچہ جواباً کہے ”تم بھی تو پچھلے سال فیل ہو گئے تھے“ اس جواب سے یہی نتیجہ نکلے گا کہ وہ اپنے فیل ہونے کا اقرار کر رہا ہے ساتھ شرمندگی مٹانے کو دوسرے کو بھی اس کی ناکامی یاد دلا رہا ہے۔ یہی کام ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے۔ اپنی ناکامی کا جواب دینے کی بجائے احمدیوں کو یاد دلا رہے ہیں کہ تمہارے خلیفہ بھی تو ناکام ہوئے تھے۔ چلو کسی طریقہ سے سہی ڈاکٹر صاحب نے اپنی شکست تو تسلیم کی۔“

**الجواب:-**۔۔ (۱) سلیم صاحب۔ جہاں تک مباہلوں کا تعلق ہے تو مدعی موعود کی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کو مباہلوں کا چیلنج دینے والے دونوں مدعی اپنے مباہلوں میں ناکام و نامراد ہو کر اپنی روحانی موت آپ مرچکے ہیں۔ دونوں کے اکثر مرید انہیں چھوڑ چکے ہیں۔ سلطانی کذاب کے بعض سابقہ مریدوں کے بقول سلطانی کیساتھ اب صرف اُسکی فیملی رہ گئی ہے۔ باقی اُسکے سب مرید تتر بتر ہو چکے ہیں۔ مباہلہ کا چیلنج دینے والوں کی اس ذلت و رسوائی کے علاوہ انکی بد دعاؤں کے باوجود حضرت جنبہ صاحب عليه السلام زندہ موجود ہیں۔ آپ کی جماعت روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ ہر سال جرمنی اور انگلستان میں اُسکی جماعت کامیاب جلسہ سالانہ منعقد کرواتی ہے۔ دیگر مدعیوں کے علاوہ حضرت جنبہ صاحب عليه السلام میدان میں کھڑے ہو کر اپنے مقابلہ کیلئے قادیانی خلیفوں اور مولویوں کو بھی لکار رہے ہیں لیکن وہ آپ عليه السلام کا مقابلہ کرنے کی بجائے دُبا کر بھاگ چکے ہیں۔ علاوہ اُسکے حضرت جنبہ صاحب عليه السلام یہ بھی دنیا کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ۲۰۲۸ء تک کامیاب زندگی کی بشارت دی ہے۔ جیسا کہ وہ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳۱ مئی ۲۰۱۴ء میں سلطانی کو مخاطب کرتے ہوئے فرما چکے ہیں:-

”اے لعین سلطانی اور اے کذاب! تو مجھے اپنی جھوٹی پیشگوئی میں جڑی بوٹی بنا کر تلف کرتا پھر رہا ہے۔ لیکن مجھے ایک برگزیدہ فرشتہ نے خبر دی ہے کہ ”اے عبدالغفار! پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ سارے کام سرانجام دینے یعنی (آسیروں کو رستگاری دینے، زمین کے کناروں

تک شہرت پانے اور قوموں کو برکت دینے) کے بعد ۲۰۲۸ء میں اللہ تعالیٰ تجھے تیرے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گا۔۔۔ اے منکر و! ۲۰۲۸ء کے الفاظ برگزیدہ فرشتہ کے الفاظ ہیں۔ اس خبر کو بھی اپنے پاس محفوظ کر لو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ہوگا۔“

سلیم صاحب:- کوئی بھی مدعی بشمول آپ کے خلیفہ مرزا مسرور صاحب اپنی زندگی کے بارے میں ایسا دعویٰ کر کے حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے مقابلہ پر نہیں آ رہا۔ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کی ان کامیابیوں کے باوجود چند مایوس اور ناکام و نامراد تماش بین ٹائپ قادیانیوں کا ای میل فورم پر یہ اُدھم مچانا کہ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے مبالغوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے چہ معنی دارد؟؟ اس قسم کے تماش بینوں کا منہ بند کرنے اور انہیں آئینہ دکھانے کیلئے خاکسار نے مرزا طاہر احمد اور مولوی الیاس ستار کے پیروکاروں کی تیار کردہ مباہلہ کی ویڈیو اپنے تبصرے کیساتھ الغلام ڈاٹ کم پر آن ایئر کی ہے۔ سلیم صاحب۔ قادیانی تماش بینوں کو آئینہ دکھانے کیلئے مولوی الیاس ستار کے پیروکاروں کی تیار کردہ مباہلہ کی ویڈیو کا اپنی ویب سائٹ پر آن ایئر کرنے سے خاکسار یعنی ڈاکٹر محمد عامر کی شکست کہاں سے نکلتی ہے؟ پاکستانی ٹی وی ٹاک شو پروگراموں کا حوالہ دے کر آپ جو نتیجہ نکالتے پھر رہے ہیں۔ اس کا حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے مبالغوں سے جوڑنے کا کیا نیک بنتا ہے؟ مخالفوں کی مرزا طاہر احمد سے مباہلہ کی ویڈیو ویب سائٹ پر لگانے سے خاکسار کی شکست کہاں سے نکل آئی؟ آپ کو دلیل سے بات کرنی چاہیے نہ کہ ٹاک شو پروگراموں کے حوالے دے کر اپنے زعم میں خاکسار کی شکست کے ہوائی جواز پیش کرتے پھریں۔ سلیم صاحب۔ ٹی وی ٹاک شو میں سیاستدانوں کی بچگانہ اور غیر متعلقہ مثالیں دے کر خاکسار کی ناکامی اور شکست کا جواز پیدا کرنے کی آپ کی بھونڈی کوشش کے سلسلہ میں یہی کہا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

سلیم صاحب:- میرا قائد قمر الانبیاء فخر الرسل مدعی موعود کی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب علیہ السلام عمرہ ۲۲ سال سے مذہب اور علم و حکمت کے میدان میں قادیانی خلیفوں اور مولویوں کا منہ بند کر کے کھڑا ہے اور میں بھی میدان میں اپنے آقا کیساتھ کھڑا ہوں۔ مناظرہ اور مباہلہ کے میدان سے بھاگنے والے قادیانی خلیفوں اور مولویوں کے بالمقابل جو نہ صرف میدان میں جم کر کھڑے ہیں بلکہ وہ آپ سب کو لاکر بھی رہے ہیں اور آنجناب کا مخالفوں کو لاکر نے والوں کو شکست خوردہ کہنا۔۔۔ سبحان اللہ۔ آپ کی عقل و خرد اور جہالت کے!!! (3) آگے آپ لکھتے ہیں:۔۔۔ ”ڈاکٹر صاحب آپ لوگوں کے بقول ہم تواب ہدایت یافتہ نہیں رہے۔ مگر آپ لوگ تو بالکل نئے نئے ہدایت یافتہ ہوئے ہیں۔ اس لیے آپ کو اپنا عملی نمونہ دکھانا چاہیے۔ مولانا الیاس ستار صاحب کے چیلنج کا یا تو جواب دینا چاہیے اور یا اُسکی فتح پر غیرت اور شرم کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ میں ایسے الفاظ نہیں لکھنا چاہتا۔ آپ خود سمجھدار ہیں۔ مولانا الیاس ستار صاحب اور ان جیسے دیگر مخالفین احمدیت کا جواب دینا سچے غلام مسیح الزماں اور مجددین کا کام ہے۔“

**الجواب:-** سلیم صاحب:- ہمارے مخالف دونوں مدعیوں میں سے منیر احمد عظیم نے کافی دعاوی کیے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک اُنکا مصلح موعود ثانی ہونے کا دعویٰ ہے۔ جہاں تک مصلح موعود ثانی ہونے کا تعلق ہے تو یہ دعویٰ قطعی طور پر جھوٹا ہے کیونکہ حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ہی زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی اور آپ علیہ السلام نے اُسے ہی مصلح موعود قرار دیا تھا۔ احمدیت میں دو مصلح موعودوں کا تصور ہی

غلط ہے۔ اب اگر خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے تو پھر منیر عظیم کا دعویٰ مصلح موعود ثانی تو ویسے ہی قابل التفات نہیں رہتا۔ اور اگر خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود غلط تھا تو پھر جماعت احمدیہ میں نزول فرمانے والا زکی غلام مصلح موعود ثانی کی بجائے مصلح موعود اول ہی ہوگا۔ اسی طرح دوسرا مدعی ناصر احمد سلطانی جامع احمدیہ ربوہ کا فراغ التحصیل سابقہ مربی ہے۔ وہ پہلے جماعت میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی امتی نبوت کا قائل تھا لیکن وقف توڑنے کے بعد مجدد صدی پانزدہم بننے کے جنون میں اُس نے سب سے پہلے لاہوریوں کی مانند حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مقام و مرتبہ یعنی امتی نبوت پر حملہ کر کے آپ علیہ السلام کو محض مجدد اور محدث قرار دے دیا۔ اس کذاب کی اپنے زعم میں یہ پہلی تجدید تھی جو کہ قطعی طور پر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعاوی اور تعلیم کے برخلاف ہے۔ جب یہ دونوں جھوٹے مدعیان جنہوں نے حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کو مباہلہ کے چیلنج دیئے تھے حضور علیہ السلام کے بالمقابل مباہلوں میں ذلیل و رسوا اور ناکام و نامراد ہو کر بالآخر اپنی روحانی موت آپ مر گئے تو اس پر قادیانیوں کو کم از کم انصاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیے تھا کہ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے بالمقابل دو جھوٹے مدعی ناکام و نامراد ہو کر اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔ لیکن چند قادیانیوں نے ای میل فورم پر آ کر حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے مباہلوں کے حوالہ سے مردہ مدعیوں کے حق میں ڈھول پیٹنے شروع کر دیئے اور انہوں نے یہ واویلا کرنا شروع کر دیا کہ جنبہ صاحب کے مباہلوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا وغیرہ۔ یہ وہ جھوٹا پروپیگنڈا تھا جس کی وجہ سے بالآخر بعض تماش بین قادیانیوں کو آئینہ دکھانے کیلئے ہمیں مرزا طاہر احمد اور مولوی الیاس ستار کے درمیان مباہلہ کی ویڈیو تبصرے کیساتھ اپنی ویب سائٹ پر آن ایئر کرنی پڑی۔ باقی آپ کا یہ کہنا کہ ہم نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کے حوالہ سے مرزا طاہر احمد کے بالمقابل مولوی الیاس ستار کو نعوذ باللہ فتح مند قرار دیا ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ ہم نے مولوی الیاس ستار کی ویڈیو کو ویب سائٹ پر لگا کر اُسکی فتح کا ڈھول نہیں پیٹا۔ اگر آپ ایسا قیاس کر رہے ہیں تو پھر یہ آپکی ذہنی معذوری کے علاوہ انتہائی درجے کا ایک معتصبانہ رویہ ہے۔ ہمارا تو ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو جھٹلانے والا کوئی مخالف کسی کمزور احمدی کے بالمقابل بھی اپنے مباہلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم نے تو اس ویڈیو کے ذریعہ قادیانی تماش بینوں کو صرف آئینہ دکھایا ہے لیکن سلیم صاحب !! آپ یہ آئینہ دکھانے پر بھی بُرا مان گئے ہیں۔

(۱) سلیم صاحب! سب سے پہلا اور سب سے بڑا سچ تو یہ ہے کہ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام نے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو مکمل طور پر جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ جب اُنکا دعویٰ ہی جھوٹا تھا تو پھر وہ خدا کا بنایا ہوا یا ایک خلیفہ راشد کس طرح ہو سکتا تھا۔ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام عرصہ ۲۲ سال سے آپ لوگوں کو میدان میں بلا رہے ہیں کہ اگر تم مرزا محمود احمد صاحب کو سچا سمجھتے ہو تو اس حقیقت کا قرآن کریم اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مبشر الہامات کی روشنی میں اثبات کر کے دکھاؤ۔ سلیم صاحب! اگر تم ہدایت یافتہ ہو تو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی طرح میدان میں نکل کر اپنا ہدایت یافتہ ہونا ثابت کر کے دکھاؤ۔ اور اگر تم اپنا ہدایت یافتہ ہونا ثابت نہیں کر سکتے تو پھر یقینی طور پر تم سب کو مرزا محمود احمد نے گمراہ کر دیا ہے۔ ہم اگر آپ کو گمراہ اور فاسق سمجھتے ہیں تو ہم اسکی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ نہ مرزا محمود احمد صاحب اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچے تھے اور نہ ہی وہ حضرت بائیں جماعت علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق ایک جائز (legitimate)

خلیفہ تھے۔ لہذا آپ یہ نہ کہیں کہ آپ ہمارے بقول ہدایت یافتہ نہیں ہیں بلکہ امر واقع یہ ہے کہ آپ حضور ﷺ کی تعلیم سے ارتداد اختیار کر کے حقیقتاً گمراہ اور فاسق ہو چکے ہیں۔ اور آپ اور آپ کی قادیانی جماعت کو اس حقیقت کو قبول کر لینا چاہیے۔

(۲) جناب خلیفہ ثانی صاحب بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی وغیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ ان الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دودن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہوگا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر اسے قبول نہ کیا۔“ (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں بحوالہ انوار العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

سلیم صاحب! اسلام اس وقت غالب ہے یا مغلوب؟ میں اس پر تبصرہ نہیں کرتا کیونکہ اسلام کے اس غلبہ سے ساری اُمت محمدیہ بخوبی آگاہ ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ اور آپ کے خلفاء اور علماء ایمان رکھتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں سچے تھے جبکہ ہم کہتے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعاً جھوٹے تھے۔ وہ اپنے دعویٰ کے حوالہ سے ایک مفتری علی اللہ تھے کیونکہ مصلح موعود یعنی مثیل مبارک احمد تو حضرت مرزا صاحب ﷺ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ سلیم صاحب! اگر آپ میں کوئی غیرت اور شرم و حیا ہے تو اٹھیں اور میدان میں نکل کر ہمارے دلائل کو جھٹلا کر قرآن کریم اور زکی غلام سے متعلقہ مبشر الہامات کی روشنی میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کا مصلح موعود ہونا ثابت کر کے دکھائیں۔ حضرت جنبہ صاحب ﷺ قادیانی جماعت کو عرصہ ۲۲ سال سے بلارہے ہیں اور آپ لوگوں کا میدان میں آکر اپنے مصلح موعود صاحب کے دعویٰ کو سچا ثابت کر کے نہ دکھانا کیا اس حقیقت کی بین دلیل نہیں ہے کہ آپ نہ صرف بڑے ڈھیٹھ قسم کے بے شرم ہیں بلکہ بے غیرت بھی ہیں۔ اگر آپ میں کچھ شرم و حیا اور کچھ غیرت ہوتی تو اپنے مصلح موعود کے ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کے الفاظ کی لاج رکھتے ہوئے آپ اُنکے دعویٰ کا سچا ہونا ثابت کر کے دکھاتے؟ حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب ﷺ کے بالمقابل آپ عرصہ ۲۲ سال سے جناب خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کر کے نہیں دکھا سکے تو پھر کیا اس سے یہ قطعاً طور پر ثابت نہیں ہو گیا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد اپنے دعویٰ مصلح موعود میں قطعاً طور پر ایک مفتری علی اللہ تھے۔ اسکے باوجود اگر آپ ایسے برین واشڈ (Brain washed) قادیانی مرزا محمود احمد کے دعویٰ مصلح موعود کو جھوٹا ماننے کیلئے

تیار نہیں ہیں تو پھر شاید بقول پروین شا کر کوئی ایسی ہی بات ہوگی۔۔۔۔۔ بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

سلیم صاحب! محمودیت نہ صرف یہودیت اور عیسائیت کا چربہ ہے بلکہ یہ حضرت مرزا صاحب ﷺ کی احمدیت میں اسلام کے نام پر

یہودیت اور عیسائیت کا احیا بھی ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے وقت میں مسلمانوں کے بارے میں جو کہا تھا کہ ۔  
وضع میں تم ہوں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مسلمانوں کا جو نقشہ علامہ اقبال صاحب نے اپنے مذکورہ بالا شعر میں کھینچا ہے۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے مخالفین اس نقشہ پر پورے نہیں اترتے کیونکہ اُن میں غلطیاں ہونے کے باوجود کچھ ایمان تھا۔ لیکن علامہ اقبال نے اپنے شعر میں جن مسلمانوں کی تصویر کشی کی ہے اس تصویر میں جناب مرزا محمود احمد کے پیروکار بخوبی فٹ ہوتے ہیں۔

(۳) جہاں تک آپکا یہ طعنہ ہے کہ اگر ہم ہدایت یافتہ ہیں تو ہمیں مولوی الیاس ستار کے چیلنج کا جواب دینا چاہیے۔ تو اس سلسلہ میں جواباً گزارش ہے کہ مدعی موعودز کی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت بخشی ہے اور وہ اس ہدایت کی طرف ساری دنیا کو بلا رہے ہیں۔ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اپنے تمام دعویٰ میں سچے تھے اور وہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی سچائی پر ایک تائیدی گواہ اور ایک نشان ہیں۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی سچائی پر اُنکے تائیدی گواہ اور نشان ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام تجلیات الہیہ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۹) میں فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔۔۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کر دیگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔“

حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں ایک الہی نظریہ (Virtue is God) کے رنگ میں علم و معرفت میں اتنا کمال بخشا ہے کہ وہ علم و حکمت کے میدان میں علمائے فلسفہ اور علمائے سائنس کا منہ بند کر کے کھڑے ہیں۔ وہ یہ بھی دعویٰ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (Virtue is God) کے اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ کے ذریعہ علم و حکمت کے میدان میں ہمیشہ ہمیش کیلئے امام بنایا ہے اور سلیم صاحب! یہ بہت بڑا دعویٰ ہے اور آج تک اُمت محمدیہ میں حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کے مطابق انہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں علم و حکمت کی دنیا میں ہمیشہ ہمیش کیلئے امام بنایا جانا کیا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت نہیں ہے؟ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کا دنیا کے علمائے فلسفہ اور سائنس کو چیلنج ہے کہ وہ میدان میں آ کر اُنکا یہ علمی دعویٰ جھٹلا کر دکھائیں۔ وہ یہ بھی چیلنج دیتے ہیں کہ اگر کوئی میرے مذکورہ بالا دعویٰ میں مجھے کوئی غلط ثابت کر دے گا تو وہ اُسے ایک ملین امریکی ڈالر بطور انعام پیش کریں گے۔ وہ اپنے اس علمی دعوے اور جھٹلائے جانے پر اسکے انعام کا اپنے خطبات اور تقاریر اور تحریروں میں برملا اعلان کر چکے ہیں۔ دنیا کے علمائے مذہب، فلسفہ اور سائنس میں تمام مخالفین احمدیت علماء شامل ہیں اور ان میں مولوی الیاس ستار اینڈ کمپنی کے پیروکار بھی شامل ہیں۔

حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام تمام مخالفین احمدیت بشمول مولوی الیاس ستار صاحب اور اُسکے پیروکاروں اور ختم نبوت والوں کو میدان میں بلا رہے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی سچائی کی نشانی میرے وجود میں دیکھو۔ حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام تمام مخالفین احمدیت کو مذہب اور

علم و معرفت میں لاجواب کر کے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ لیکن اگر قادیانی جماعت کی طرح مخالفین احمدیت اور مولوی الیاس ستارا اینڈ کمپنی میدان میں نکل کر حضرت جنبہ صاحب علیہ السلام کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟؟؟

آپ آگے لکھتے ہیں:۔۔۔۔۔ ”ڈاکٹر صاحب یہ مباہلہ اس بات پر تھا کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ سچے ہیں یا نعوذ باللہ جھوٹے۔ آپ ارشاد فرما رہے ہیں کہ تمہارے خدا کے بنائے خلیفہ کو اس مباہلہ میں شکست ہوئی۔۔۔۔۔ میرا ڈاکٹر صاحب سے سوال ہے

۱۔ اگر اس مباہلہ میں ہمارے خلیفہ کو شکست ہوئی اور الیاس ستارا صاحب کی جیت تو نتیجہ کیا نکلا؟

۲۔ کیا آپ بھی اس نتیجہ سے اتفاق کرتے ہیں اور انکی خود ساختہ جیت پر مطمئن اور خوش ہیں؟

آگے آپ ارشاد فرماتے ہیں:۔۔۔۔۔

”حضرت مسیح موعودؑ اور احمدیت کے دشمنوں کی خبریں بڑے فخر سے اپنی ویب سائٹ پر ڈالنا اور ساتھ تائیدی تبصرے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مقاصد ایک ہی ہیں۔“

**الجواب:۔۔۔۔۔** سلیم صاحب! جب ہم آپ کے خلفاء کو خدا کے بنائے ہوئے خلیفے کہتے ہیں تو ایسا ہم بطور طنز کہتے ہیں۔ امر واقع یہ ہے کہ انکا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سے اور نہ ہی آپکی احمدیت سے کوئی تعلق ہے۔ یہ اسی اموی دمشقی بلا کا تسلسل ہیں جس نے محمدی خلفائے راشدین کے بعد امت محمدیہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اس دمشقی بلا نے نہ صرف خلافت کے نام پر بنائے اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو میدان کر بلا میں ذبح کیا تھا بلکہ امت محمدیہ کو بھی اس بلا نے ایک صدی تک عذاب میں مبتلا کیے رکھا۔ اموی دمشقی بلا کے اس ظل کا بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو مورخہ ۱۹/۱۰/۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا کہ ”**بلائے دمشق**“۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو اس الہام میں خبر دی تھی کہ تیرے بعد اموی دمشقی بلا کی مانند ایک بلا تیری جماعت کو جکڑ لے گی جو دمشقی بلا کی مناسبت سے بلائے دمشق قرار پائے گی۔

واضح رہے کہ اگر تمہارے یہ خلیفے خدا کے بنائے ہوئے ہوتے تو مرزا بشیر الدین محمود احمد بانئے جماعت کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کی دھجیاں اڑا کر اور احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر خلافت کے نام پر کیا خلیفہ ثانی بن بیٹھتا؟ اور بعد ازاں کیا وہ موعود مصلح ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کرتا؟ اور خلافت پر قبضہ کرنے کے بعد احمدیوں کو ایک جبری خلافتی نظام میں باندھ کر کیا وہ انہیں اسیران راہ مولا بھی بنا لیتا جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں پہلے سے دی ہوئی تھی؟؟؟

جہاں تک مرزا طاہر احمد کی مباہلہ میں شکست کا تعلق ہے تو یہ گمراہ اور فاسق نام نہاد خلیفہ موعود بلائے دمشق کے نمائندے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی احمدیت پر چلنے والا کوئی کمزور احمدی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مخالف کیساتھ مباہلہ میں کبھی شکست نہیں کھا سکتا۔ آپ کو علم ہوگا کہ ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سے مباہلہ کر نیوالوں کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ حضرت مرزا

صاحب عليه السلام سے مباہلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، غیرت اور نمائندگی میں کر رہے ہیں۔ اور پھر حضرت مرزا صاحب عليه السلام سے مباہلوں کے نتیجہ میں ان مولویوں کی اکثریت واصل جہنم ہو گئی تھی۔ اگر یہ مولوی واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے تھے تو پھر ایسا کیوں ہوا تھا؟ اسکی وجہ یہی ہے کہ زبان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور نمائندگی کا دم بھرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک کوئی سچے دل سے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا نہ ہو۔ یہی حال آپکے نام نہاد خلیفوں کا ہے کہ یہ بھی ختم نبوت والوں کی طرح نہ صرف ختم مجددیت کا دفتر کھول کر بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ اسلام اور احمدیت کے نام پر جھوٹے دعاوی اور ایسی ایسی بدعتیں ایجاد کر کے بیٹھے ہیں جن کا احمدیت اور اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ان کا حضرت مرزا صاحب عليه السلام کی نمائندگی کے دعوے کرنا اور مباہلے کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

باقی جہاں تک مرزا طاہر احمد کی بیماری کا تعلق ہے تو امر واقع یہ ہے کہ وہ بیماری تو اُس مایوسی کا نتیجہ تھی جس میں وہ اپنی بیٹی طوبیٰ بی بی صاحبہ کی طلاق کے بعد مبتلاء ہوئے تھے۔ اور پھر اسی بیماری میں اُنکا انتقال بھی ہوا تھا۔ یہ بیماری مولوی الیاس ستار سے مباہلہ میں شکست کی وجہ ہرگز نہیں تھی بلکہ اسی بیماری کے دوران مولوی الیاس ستار سے اُنکا مباہلہ ہونا ایک اتفاقی امر تھا۔ بلائے دمشق کے یہ نمائندے اب اُخروی زندگی میں کس کس عذاب میں مبتلاء ہیں اور وہاں انکی کیا حالت ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ اس حقیقت کا علم قادیانیوں کو بخش دے تو وہ ایک لمحہ میں محمودیت پر لات مار کر حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کی غلامی میں آجائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کیا کرتا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے: **وَ حَزَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ** (الانبیاء۔ ۹۶) اور قطعاً لازم ہے کسی بستی کیلئے کہ جسے ہم نے ہلاک کر دیا ہو کہ وہ لوگ پھروٹ کر نہیں آئیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا یہ ایک اٹل قانون ہے اُسکے مطابق ہر انسان کی آزمائش ہوتی ہے اور اُسے عقل دے کر موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی جنت یا جہنم خود بنائے۔ جیسے اقبال کہتے ہیں۔ **عمل** سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے باقی آپکا ہم پر یہ الزام لگانا کہ۔۔۔

”حضرت مسیح موعود اور احمدیت کے دشمنوں کی خبریں بڑے فخر سے اپنی ویب سائٹ پر ڈالنا

اور ساتھ تائیدی تبصرے اس بات کا ثبوت ہیں کہ مقاصد ایک ہی ہیں۔“

سید سلیم احمد صاحب۔ آپکے اس بے بنیاد اور جھوٹے اعتراض کے سلسلہ میں گزارش ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح ابن مریم عليه السلام نے اپنی زندگی میں اپنے مریدوں کو تثلیث کی تعلیم نہیں دی تھی اور نہ ہی انہیں یہ کہا تھا کہ میں نعوذ باللہ خدا کا بیٹا ہوں۔ یہ سب جھوٹے اور مشرکانہ عقائد واقعہ صلیب کے بعد آپکی طرف منسوب کیے گئے اور خاص طور پر یہ پولوس کی ایجاد تھے۔ آپ عليه السلام ایک برگزیدہ وجود ہوتے ہوئے بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے سچے بنی اور رسول تھے۔ سورۃ مریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱) **”وَ اذْ كُرِّ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمُ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرِيحًا ۖ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۗ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ ۖ إِنْ كُنْتَ تَقِينَا ۗ قَالَتْ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۗ قَالَتْ أَنَّى**

يَكُونُ لِي غُلَامًا وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۚ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّبٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا  
**وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ۝** (مریم۔ ۲۲ تا ۲۱)

اور تو کتاب میں مریم کا ذکر بیان کر جب وہ اپنے رشتہ داروں سے مشرقی جانب چلی گئی۔ اور ان کے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اس وقت ہم نے اُس کی طرف اپنا کلام لانے والا فرشتہ (یعنی جبرائیل) بھیجا اور وہ اُسکے سامنے ایک تندرست بشر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کہا، میں تجھ سے رحمن خدا کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تیرے اندر کچھ بھی تقویٰ ہے۔ (فرشتہ نے) کہا۔ میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تاکہ میں **تجھے ایک زکی غلام** (پاک اور نیک لڑکا) **دوں**۔ (مریم نے) کہا۔ میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا۔ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔ (فرشتہ نے) کہا۔ (بات) اسی طرح ہے تیرے رب نے یہ کہا ہے کہ یہ (کام) مجھ پر آسان ہے اور تاکہ اُسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (امر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

(۲) **”قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۚ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا مَّا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۚ وَبَرَّ أَبَوَ الدِّينِ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۚ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۚ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۚ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝** (مریم۔ ۳۱ تا ۳۷)

(ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اُس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اُس نے مجھے مبارک بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید ہے۔ اور مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کر نیوالا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بد بخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اُٹھایا جائیگا (اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائیگی)۔ (دیکھو) یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہی سچا واقعہ ہے جس میں وہ (لوگ) اختلاف کر رہے ہیں۔ خدا کی شان کے یہ خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ وہ اس بات سے پاک ہے۔ وہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے ہو جا تو ویسا ہی ہونے لگتا ہے۔ اور اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(۳) **وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۚ ۚ ۚ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ (ال عمران۔ ۵۰)**

(۴) **”إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۚ وَيَكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۚ** (ال عمران۔ ۴۶، ۴۷)

جب فرشتوں نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے اپنے ایک کلام کے ذریعہ سے بشارت دیتا ہے اُس (مُبَشِّر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہوگا اور (خدا کے) مقربوں میں سے ہوگا۔ اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پتنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں اور پاک بازوں میں سے ہوگا۔

(۵) ”مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأَمَةٌ صِدْقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ أَنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔“ (ماندہ - ۷۶) مسیح ابن مریم صرف ایک رسول تھا، اس سے پہلے رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور اُسکی ماں بڑی راستباز تھی۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ ہم کس طرح اُنکے (فائدہ) کیلئے دلائل بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ ان کا خیال کس طرح بدل جاتا ہے۔

(۶) ”مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مِمَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ“ (ماندہ - ۱۱۸) میں نے ان سے صرف وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک میں اُن میں (موجود) رہا، میں اُن کا نگران رہا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں حضرت مسیح ابن مریم عليه السلام کو نہ صرف زکی اور بنی اسرائیل کی طرف اپنا ایک برگزیدہ نبی اور رسول فرمایا ہے بلکہ اُسے دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بھی قرار دیا ہے وغیرہ۔ قرآن کے مطابق حضرت مسیح ابن مریم نے اپنے آپ کو کبھی خدا یا خدا کا بیٹا نہیں کہا تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ عبد اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ قرار دیتے تھے۔ قرآن ہی کے مطابق آپ عليه السلام نے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ میں صلیب کے بعد زندہ بحسم غصری آسمان پر چلا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اسی مادی جسم کیساتھ دوبارہ آسمان سے نازل ہو کر دین اسلام کی فتح اور غلبہ کے مشن کو مکمل کروں گا۔ حضرت بائے جماعت احمدیہ عليه السلام عظمت قرآن مجید کے متعلق فرماتے ہیں۔۔۔ ”اور تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مجبور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

عظمت قرآن اور قرآن مجید میں بیان فرمودہ حضرت مسیح ابن مریم عليه السلام کی بزرگی کے باوجود حضرت مرزا صاحب آپ کے متعلق فرماتے ہیں:-

(۱) ”وہ ایک عورت کے پیٹ میں نومہینہ تک بچہ بن کر رہا اور خون حیض کھاتا رہا اور انسانوں کی طرح ایک گندی راہ سے پیدا ہوا اور پکڑا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا۔“ (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۵)

(۲) ”یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے فرمایا ہے۔ ان کتابوں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولد سے پہلے پوری ہو گئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔ اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۰)

(۳) ”عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ

مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولادیں ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۰)

(۴) ”ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔ آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور انکو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفا خانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔“ (ایضاً)

(۵) ”آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیروز ہر کھائیں گے اور ان کو کچھ نہیں ہوگا۔ یہ بالکل جھوٹ نکلا۔ کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خودکشی ہو رہی ہے۔ ہزار ہا مرتے ہیں۔ ایک پادری گوکیسا ہی موٹا ہوتا تھا اسٹریکنسیا کھانے سے دو گھنٹے تک باسانی مر سکتا ہے۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک اُلٹی جوتی سیدھا کر کے تو دکھلائے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

(۶) ”آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔ جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کجخبریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کجبری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اُسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اُسکے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اُسکے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔“ (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

سلیم صاحب!! حضرت بائے جماعت احمدیہ علیہ السلام کو بخوبی علم تھا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نے کبھی خدائی یا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ یہ سب مشرکانہ عقائد بعد ازاں پولوس نے ایجاد کیے تھے۔ آپ علیہ السلام اچھی طرح جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت اور مقرب الہی ہیں۔ آپ علیہ السلام یہ بھی خوب جانتے تھے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میں واقعہ صلیب کے بعد زندہ آسمان پر اٹھالیا جاؤں گا اور آخری زمانے میں اپنے اسی مادی جسم کیساتھ آسمان سے نزول فرما کر غلبہ اسلام کیلئے راہ ہموار کروں گا۔ اب سوال یہ ہے کہ عظمت قرآن، حقانیت قرآن اور حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی بزرگی کے اعتراف کے باوجود حضرت امام مہدی علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصر علیہ السلام کے متعلق اتنے سخت الفاظ کیوں استعمال فرمائے تھے؟ جو باعرض ہے کہ حضور علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کے متعلق جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسکی وجوہات درج ذیل ہیں:-

(۱) حضور علیہ السلام نے شرک کی بیخ کنی اور عیسائیوں کے مردہ اور تصوراتی خدا یسوع مسیح کیلئے یہ سخت الفاظ استعمال فرمائے تھے تاکہ ارض و سما کے سچے خدا کی عظمت اور اسکی توحید کا بول بالا ہو اور اُس کا جلال ظاہر ہو۔

(۲) قرآنی تعلیم کے مطابق کوئی بشر اپنے مادی جسم کیساتھ نہ تو دائمی طور پر زندہ رہ سکتا ہے اور نہ ہی وہ آسمان پر جا سکتا ہے۔ لہذا حیات مسیح ایک باطل عقیدہ ہے۔ عیسائیوں کیساتھ ساتھ مسلمانوں نے بھی اپنی لاعلمی کی وجہ سے یہ مشرکانہ عقیدہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی طرف

منسوب کر رکھا ہے۔ اس مشرکانہ عقیدے کی بیخ کنی کرنے کیلئے حضورؐ نے اُس نام نہاد اور خیالی مسیح (جو مسلمانوں کے گمان کے مطابق اپنے ماڈی جسم کیساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے) کیلئے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

سلیم صاحب! مجھے آپکے تعصب اور جہالت پر مبنی ایک بے بنیاد اور جھوٹے اعتراض کی حقیقت کو ظاہر کرنے کیلئے تمہیداً یہ باتیں کرنی پڑی ہیں۔ اب میں آپکے مذکورہ جھوٹے اعتراض کی طرف آتا ہوں۔ آپ کو واضح رہے کہ ہم احمدیوں کو حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کے حوالہ سے حضرت مرزا صاحب السلام علیہ کے بیان فرمودہ سخت الفاظ پر کوئی اعتراض نہیں اور اسکی وجوہات کا میں سطور بالا میں ذکر کر آیا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب السلام علیہ کی مذکورہ بالا تحریروں کے مطابق ایک صدی قبل آپکے مخالفین نے آپ السلام علیہ پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کی سخت توہین کا الزام لگایا تھا۔ مخالفین نے کہا تھا اور آج بھی وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

”حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کی توہین کے حوالہ سے یہودیوں اور حضرت

مرزا صاحب السلام علیہ دونوں کا ایجنڈا اور مقاصد نعوذ باللہ نہ صرف ایک تھے بلکہ

اس حوالہ سے حضرت مرزا صاحبؒ یہودیوں سے بھی ایک قدم آگے تھے۔“

میرا سلیم صاحب اور اس قماش کے دیگر قادیانیوں سے سوال ہے کہ ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحب السلام علیہ پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم

السلام علیہ کی توہین کے حوالہ سے مخالفین کا لگایا گیا مذکورہ بالا الزام کیا سچا تھا؟؟ اگر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کی توہین کے

حوالہ سے حضرت مرزا صاحب السلام علیہ پر مخالفین کا لگایا گیا الزام نعوذ باللہ سچا تھا تو پھر ہم پر لگائے گئے اپنے

الزام کو بھی آپ سچا سمجھ لیں لیکن اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کی توہین کے حوالہ

سے حضرت مرزا صاحب السلام علیہ پر لگایا گیا الزام قطعی طور پر جھوٹا اور ایک ناپاک الزام تھا تو پھر سلیم

صاحب! ہم پر لگائے گئے آپکے مذکورہ بالا الزام کا حال اس سے بھی بدتر ہے۔

حضرت جنبہ صاحب السلام علیہ اور ناصر سلطانی کے درمیان مبالغہ کے حوالہ سے چند تماش بین قادیانیوں نے ای میل فورم پر جو یا وہ گوئی کی تھی۔

ہم نے ان تماش بین قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے اور انہیں آئینہ دکھانے کیلئے مرزا طاہر احمد اور مولوی الیاس ستار کے درمیان مبالغہ سے

متعلقہ ویڈیو اپنی ویب سائٹ پر ڈالی تھی۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کے حوالہ سے اگر حضرت مرزا صاحب السلام علیہ کی ست بچن اور انجام

آتھم کی تحریروں سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم السلام علیہ کی توہین کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تو پھر مرزا طاہر احمد اور مولوی الیاس ستار کے درمیان مبالغہ

سے متعلقہ ویڈیو اپنی ویب سائٹ پر ڈالنے سے حضرت مرزا صاحب السلام علیہ کی صداقت پر حرف آنے کا پہلو کیسے نکل سکتا ہے؟ سلیم صاحب!

امید ہے اب آپ کو علم ہو گیا ہوگا کہ آپکا ہم پر لگایا گیا مذکورہ بالا الزام اتنا ہی جھوٹا اور اتنا ہی ناپاک ہے جتنا کہ ایک صدی قبل مخالفین نے

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی توہین کے حوالہ سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام پر الزام لگایا تھا۔ سلیم صاحب! آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ کوئی بھی معقول اور ہوشمند انسان اپنے مخالف پر کوئی ایسا سچا الزام بھی نہیں لگایا کرتا جس قسم کے الزام کی زد میں اُسکے اپنے پیاروں کے آنے کا امکان ہو۔ لیکن آپ کے علم، تعصب، جہالت اور تقویٰ کا یہ حال ہے کہ انتقام کے جوش میں آپ کو یہ بھی ہوش نہ رہا کہ آپ جس قسم کا الزام ہم پر لگا رہے ہیں۔ ایسے الزامات تو مخالفین نے ہمارے آقا حضرت امام مہدی علیہ السلام پر بھی لگائے تھے۔

**اختتامی گذارش۔۔۔** سلیم صاحب! تنازعہ امور کے فیصلہ کیلئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ ”فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالزَّسْوَلِ إِنَّ كُنْتُمْ تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا“ (النساء: ۶۰) اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے۔

امت محمدیہ کے تمام فرقوں میں فروعی اختلافات مثلاً ختم نبوت یا اجرائے نبوت۔ حیات مسیح یا وفات مسیح وغیرہ موجود ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے حوالہ سے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بعینہ جماعت احمدیہ کے مختلف فرقوں میں بھی فروعی اختلافات موجود ہیں لیکن ہم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے حوالہ سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سلیم احمد صاحب! آپ بھی اور جماعت احمدیہ قادیان بھی یہ یقین اور ایمان رکھتی ہے کہ (۱) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے۔ (۲) آپ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام مسیح موعود کے وصال کے بعد رسالہ الوصیت کے مطابق جاری ہونیوالی انتخابی خلافت نہ صرف کہ خلافت راشدہ ہے بلکہ یہی قدرت ثانیہ بھی ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود تھے اور نہ ہی انتخابی خلافت قدرت ثانیہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام اولؑ کی رحلت تک احمدی خلافت ضرور راشدہ تھی لیکن بعد ازاں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اسے اپنی خاندانی گدی یعنی بلائے دمشق میں بدل ڈالا جس کا سلسلہ خلافت کے نام پر تاحال جاری و ساری ہے۔

سلیم احمد صاحب! خاکسار (۱) پیشگوئی مصلح موعود (۲) قدرت ثانیہ کی حقیقت (۳) خلافت کی حقیقت (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثمّ سکت سے کیا مراد تھی؟ کے چار موضوعات پر مناظرہ اور مباحلہ کیلئے آپ کو میدان میں بلاتا ہے۔ آپ اپنے خلیفہ صاحب کو یا خلیفہ صاحب کی نمائندگی میں علماء کی ایک ٹیم کیساتھ علمی گفتگو کیلئے میدان میں تشریف لائیں تاکہ مذکورہ بالا چاروں اختلافی موضوعات میں ہمارا اور آپ کا حق اور سچ کے مطابق فیصلہ ہو جائے۔۔۔

(۱) بحث کے دوران آپ اور آپکی جماعت احمدیہ قادیان کو ثابت کرنا ہوگا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے۔ برخلاف اسکے ہم پر فرض ہوگا کہ ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے ہرگز مصداق نہیں تھے بلکہ مصلح یعنی مثیل مبارک احمد تو اللہ تعالیٰ نے حضور کو بطور جسمانی لڑکا دیا ہی نہیں تھا۔

(۲) آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام مسیح موعود کی وفات کے بعد جو انتخابی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا تھا یہی قدرت ثانیہ ہے۔

ہم پر فرض ہوگا کہ ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ حضورؐ کی وفات کے بعد شروع ہونے والی انتخابی خلافت قطعاً قدرت ثانیہ نہیں تھی بلکہ احمدی قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر تو موعودؑ کی غلام مسیح الزماں ہے جسے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔

(۳) جس نام نہاد خلافت کا سلسلہ ۱۹۱۴ء سے آج تک جماعت احمدیہ قادیان میں جاری ہے۔ آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ یہ خلافت راشدہ ہے۔ برخلاف اسکے ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ یہی وہ بلائے دمشق ہے جس کی حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۷ء کو الہاماً خبر بخشی گئی تھی کہ۔۔۔ ”بلائے دمشق“ (تذکرہ۔ چوتھا ایڈیشن۔ صفحہ۔ ۶۰۳)

(۴) آنحضرت ﷺ کی حدیث جسکے آخر پر آپ ﷺ خاموش (ثُمَّ سَكَتَ) ہو جاتے ہیں۔ آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی سے مراد یہ تھی کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد شروع ہونیوالی انتخابی خلافت راشدہ کا سلسلہ تا قیامت دائمی ہوگا۔ ہم آپ کو ثابت کر کے دکھائیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثَمَّ سَكَتَ سے مراد یہ تھی کہ کچھ وقت کے بعد احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر پھر ملوکیت قائم ہو جائے گی۔۔۔ سلیم احمد صاحب!! ہماری یہ علمی بحث (debate) ان قواعد و ضوابط کے مطابق ہوگی۔

(۱) یہ علمی بحث و مباحثہ بند کمرے (indoor) میں نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک کھلا (open) بحث و مباحثہ ہوگا اور عام احمدیوں کو اس علمی بحث و مباحثہ کے سننے کا حق ہوگا۔

(۲) جماعت احمدیہ قادیان کا ایم ٹی اے چینل کسی کی ذاتی جاگیر نہیں ہے۔ یہ احمدیوں کے چندوں پر چلایا جا رہا ہے۔ لہذا تمام احمدیوں کا حق ہے کہ اس علمی بحث و مباحثہ کو برائے راست ایم ٹی اے پر دکھایا جائے تاکہ انہیں سچ اور جھوٹ کا علم ہو جائے۔

(۳) کامل فتح اور شکست تک یہ بحث و مباحثہ جاری رہے گا اور جو فریق بھی درمیان میں بھاگے گا۔ اُس کا بھاگنا اُسکی شکست تصور ہوگا۔

(۴) دونوں فریقوں کی باہمی مشاورت سے ایک متفقہ جیوری (jury) کو تشکیل دیا جائے گا جو پانچ یا سات منصفین (judges) پر مشتمل ہوگی۔

(۵) جیوری کے فیصلے کے مطابق جو فریق مذکورہ موضوعات میں شکست کھا گیا تو اُسکی یہ شکست اُسکی جماعت کی شکست ہوگی۔

خاکسار اور قمر الانبیاء فخر الرسل موعودؑ کی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ علیہ السلام بنی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے آپ اور عالمگیر جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور انکے علماء کیساتھ یہ علمی بحث و مباحثہ کسی بھی وقت اور کسی جگہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ ہم آپ کو اس علمی بحث و مباحثہ کیلئے میدان میں بلا تے ہیں۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۰ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ مخالفین اسلام کو یہ چیلنج دیا تھا کہ اگر کوئی مخالف آپکی کتاب براہین احمدیہ میں حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں درج آپکے دلائل کو نمبر وار توڑ دے تو آپ اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر اسے قبض و دخل دے دیں گے۔ واضح رہے کہ جو جائداد ۱۸۸۰ء میں دس ہزار کی تھی آجکل کے حساب سے وہ کم از کم دس کروڑ روپے کی بنتی ہے۔ سلیم احمد صاحب!

اگر مذکورہ بالا چاروں موضوعات میں جماعت احمدیہ قادیان نے اپنا موقف سچا ثابت کر دیا تو ہم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی سنت کی

پیروی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ قادیان کی خدمت میں دس (۱۰) لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کریں گے۔ جو آجکل کے حساب سے یقیناً دس (۱۰) کروڑ روپے سے زیادہ بنتی ہے۔ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ۔ اور میں اس (انعام) کا ذمہ دار ہوں۔ سلیم صاحب! کیا آپ اور آپکی عالمگیر جماعت احمدیہ قادیان کا خلیفہ صاحب اور علماء بھی ہمارے ساتھ حق اور سچ کی حقیقت جاننے کیلئے اس علمی گفتگو کیلئے تیار ہیں؟ اگر آپ تیار ہیں تو ہم آپکی طرف سے ہاں کے منتظر ہیں۔

سلیم احمد صاحب! اتنی بڑی انعامی رقم کی پیشکش کے باوجود اگر آپ اور آپکی جماعت احمدیہ قادیان ہمارے ساتھ علمی گفتگو کیلئے میدان میں نہ آئی تو پھر اس سے قطعی طور پر درج ذیل تین باتیں ثابت ہو جائیں گی کہ۔۔۔

(۱) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور وہ اس جھوٹے دعوے کی بنا پر (خلیفہ ثانی اور مصلح موعود ہونے کی بجائے) ایک مفتری علی اللہ تھے۔

(۲) خلیفہ رابع صاحب نے اپنی مرد حق کی دعا کے عنوان سے جو نظم لکھی تھی۔ قمر الانبیاء فخر الرسل مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب عليه السلام کہتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نظم میں بعض اشعار اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ اُنکے منہ سے نکلوائے تھے۔ جب یہ اشعار کہے گئے تھے تو اس وقت خلیفہ رابع صاحب کو کوئی علم نہیں تھا کہ وہ اس نظم میں کیا کہہ رہے ہیں؟ مثلاً اُنکا ایک شعر ہے۔ یہ دُعا ہی کا تھا، معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اُڑ دہا آج بھی دیکھنا مرد حق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی ہمارے بالمقابل علمی گفتگو کیلئے اگر آپ میدان میں نہ آئے تو اس سے دوسری بات یہ ثابت ہو جائے گی کہ خلیفہ رابع صاحب کے مذکورہ شعر میں بیان کردہ مضمون مدعی زکی غلام مسیح الزماں حضرت عبدالغفار جنبہ عليه السلام کے وجود میں لفظ بلفظ پورا ہو گیا۔

(۳) اگر آپ میدان میں نہ آئے تو تیسری بات یہ ثابت ہو جائے گی کہ سلیم احمد اور ڈاکٹر محمد عامر کے درمیان کون بے شرم اور کون بے غیرت ہے اور کس کو چلو بھر پانی میں ڈوب کر مر جانا چاہیے۔

نوٹ:- آپ نے جو ۲۰ صفحاتی مضمون لکھ کر میری طرف ارسال کیا ہے۔ یہ سارا آپکی جہالت اور تعصب پر مبنی ہے۔ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اپنا یہ مضمون اپنے قادیانی ویب سائٹ الاسلام (Alislam) پر آویز بھی کرتے اور ساتھ ہی میری طرف بھی بھیج دیتے۔ لیکن آپ نے اپنا مضمون الاسلام پر لگانے کی بجائے خاکسار سے درخواست کی ہے کہ آپکا مضمون بھی ہماری ویب سائٹ پر آویزاں ہو۔ لہذا آپکی خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہم آپکے مضمون کو بھی اپنی ویب سائٹ پر آن ایئر کر رہے ہیں۔۔۔ والسلام

آپکے جواب کا منتظر

ڈاکٹر محمد عامر (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اصلاح پسند جرمنی)

مورخہ ۷ / جون ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆

## حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا مولوی الیاس ستار صاحب سے مباہلہ

محترم جنبہ صاحب نے پہلے محترم منیر احمد عظیم صاحب سے مباہلہ کیا اس کے بعد محترم ناصر احمد سلطانی صاحب سے مباہلہ کیا۔ یہ دونوں مباہلے اپنی مقررہ مدت پوری کر چکے اور ختم ہو گئے۔ اس پر بعض احمدی احباب نے جنبہ صاحب سے ان مباہلوں کے حوالے سے خط و کتابت کی۔ جنبہ صاحب نے اپنے خطبات میں بھی اس کا ذکر کیا۔

جنبہ صاحب کے ایک بہت ہی قریبی مرید محترم ڈاکٹر محمد عامر صاحب نے لوگوں کے استفسار کے نتیجے میں مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۱۵ء کو ایک ویڈیو بعنوان ”خلیفہ رابع صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ کا نتیجہ“ اپنی ویب سائٹ پر ڈالی ہے۔ اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

### خلیفہ رابع صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب

#### کے درمیان مباہلہ کا نتیجہ

مورخہ ۳ جون ۱۹۹۹ء کو کراچی کے ایک مربی جناب عثمان صاحب اور کراچی کے ایک غیر احمدی رہائشی مولانا الیاس ستار کے درمیان ملاقات کے وقت جناب الیاس ستار صاحب کے سوال [Can Ahmadies answer?] کے حوالہ سے قادیانی مربی صاحب نے جناب خلیفہ رابع صاحب امام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے اُنکا ۱۹۸۸ء کا مطبوعہ مباہلہ کا چیلنج (نظر ثانی شدہ ۱۹۹۸ء) جناب الیاس ستار صاحب کو دے دیا۔ مولانا نے مباہلہ کا یہ چیلنج فوراً قبول کر لیا۔ لیکن برخلاف اسکے جناب مرزا طاہر احمد صاحب کہتے ہیں کہ جناب الیاس ستار صاحب نے مباحثہ کے دوران پہلے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اب قطع نظر اسکے کہ مباہلہ کا چیلنج پہلے کس نے کس کو دیا، دونوں اطراف کی طرف سے مباہلہ کا یہ چیلنج منظور کر لیا گیا تھا۔

(۲) دونوں باہم مخالف اطراف کی طرف سے مباہلہ کی شرائط پر تحریری طور پر گواہوں کی موجودگی میں دستخط کر دیئے گئے تھے۔

(۳) جناب الیاس ستار صاحب کی طرف سے کراچی میں مباہلہ کی وسیع پیمانہ پر تشہیر کی گئی اور جماعت احمدیہ قادیان نے انگلستان میں وسیع پیمانے پر مباہلہ کی تشہیر کی تھی۔

(۴) جولائی ۱۹۹۹ء میں Surrey انگلستان اسلام آباد میں جماعت احمدیہ قادیان کا چونتیسواں (۳۴) جلسہ سالانہ منعقد ہوا تھا۔ اس جلسہ میں جناب مرزا طاہر احمد صاحب نے جلسہ کے ۱۸ ہزار (18000) شرکاء کیساتھ جناب الیاس ستار صاحب پر اللہ کی لعنت بھیجی تھی۔

(۵) مباہلہ کے چند ہفتوں کے بعد ہی مرزا طاہر احمد صاحب مباہلہ کی لعنت کی لپیٹ میں آنا شروع ہو گئے۔ وہ بچوں کی اُردو کلاس کیساتھ ناروے کا تفریحی سفر کر رہے تھے۔ بروز جمعہ اُس کا خطبہ جمعہ اچانک ناقابل فہم ہونا شروع ہو گیا۔ وہ فوراً لندن پہنچے اور ایک مہینہ بغرض علاج **communicado** میں رہے۔

(۶) اکرم محمود عرف خالد واسطی اینڈ کمپنی سے گزارش ہے کہ تم ناصر سلطانی اور قمر لانیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ دونوں کو جھوٹے سمجھتے ہو لہذا اُنکے درمیان مباہلہ کے نتیجہ پر سوالات کرنے کی بجائے کیا یہ مناسب اور بہتر نہیں ہوگا کہ تم دوسروں کے مباہلوں پر تبصرے کرنے سے پہلے اپنے مرحوم خلیفہ رابع کے مباہلہ کے حوالہ سے بھی جانکاری حاصل کر لو کہ اُنکے مولانا الیاس ستار کیساتھ کیے ہوئے مباہلہ کا نتیجہ کیا نکلا تھا؟ خلیفہ رابع صاحب کو تم سب خدا کا بنایا ہوا سچا سمجھتے تھے۔ انہوں نے مولانا الیاس ستار سے مباہلہ کیا۔ اور اس مباہلہ کا دورانیہ آخر جولائی ۱۹۹۹ء سے آخر جولائی ۲۰۰۰ء تک ایک سال تھا۔

(۷) خالد واسطی اینڈ کمپنی سے ہمارا سوال ہے کہ کیا آپ لوگوں کو بتائیں گے کہ پھر آپکے خدا کے بنائے ہوئے سچے خلیفہ جناب مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی الیاس ستار صاحب کے درمیان مباہلہ کا نتیجہ کیا نکلا تھا؟؟؟

اکرم محمود عرف خالد واسطی اینڈ کمپنی صاحب:- مرزا طاہر احمد صاحب اپنی کذبانیوں کی وجہ سے اور مباہلہ میں شکست کھا کر دنیا میں ایک صادق امام مہدی وسیع موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کو بھی نعوذ باللہ کیا جھوٹا بنا کر نہیں گئے ہیں؟؟؟ انا للہ وانا الیہ راجعون ے دیکھو جو مجھے تو دیدہ عبرت نگاہ ہو!

(۸) اکرم محمود عرف خالد واسطی اینڈ کمپنی صاحب۔۔۔ سے گزارش ہے کہ وہ لوگوں کے مبالغوں پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنے مرحوم شیر خلیفے کے مبالغہ کا حال معلوم کر کے اُسکے نتیجہ سے لوگوں کو بھی آگاہ کریں اور اگر آپ میں کوئی غیرت اور شرم و حیا ہے تو پھر چلو بھر پانی میں ڈوب بھی مریں؟؟؟

خاکسار

ڈاکٹر محمد عامر

جماعت احمدیہ اصلاح پسند

((مورخہ ۲۲ اپریل ۲۰۱۵ء))

نوٹ:- مندرجہ بالا تحریر کے عنوان میں مولوی عبدالستار لکھا گیا ہے۔ لیکن نیچے مولانا الیاس ستار تحریر کیا گیا ہے۔ اصل نام مولانا الیاس ستار ہی ہے۔ شاید جلدی میں غلط نام لکھا گیا ہے۔

اس ویڈیو پر بات کرنے سے قبل ایک دو باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں۔

۱۔ ہم روز ٹی وی ٹاک شوز میں دیکھتے ہیں کہ ایک سیاستدان دوسرے سیاستدان پر الزام لگاتا ہے کہ اس نے اتنی رقم کی کرپشن کی ہے۔ جواب میں وہ سیاستدان یہ نہیں کہتا کہ تم نے جھوٹا الزام لگایا ہے میں نے کرپشن نہیں کی۔ بلکہ جواباً کہتا ہے تم نے پچھلے سال اتنی کرپشن کی تھی۔ یہ جواب اس بات کا اقرار ہوتا ہے کہ ہاں میں نے بھی کرپشن کی ہے مگر تم نے بھی تو کی تھی۔ یا اگر کوئی بچہ کسی دوسرے بچے سے پوچھے ”کیا تم امتحان میں فیل ہو گئے ہو؟“ اور دوسرا بچہ جواباً کہے ”تم بھی تو پچھلے سال فیل ہو گئے تھے“۔ اس جواب سے یہی نتیجہ نکلے گا کہ وہ اپنے فیل ہونے کا اقرار کر رہا ہے ساتھ شرمندگی مٹانے کو دوسرے کو بھی اس کی ناکامی یاد دلا رہا ہے۔

یہی کام ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے۔ اپنی ناکامی کا جواب دینے کی بجائے احمدیوں کو یاد دلا رہے ہیں کہ تمہارے خلیفہ بھی تو ناکام ہوئے تھے۔ چلو کسی طریقہ سے سہی ڈاکٹر صاحب نے اپنی شکست تو تسلیم کی۔

ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر تم میں کوئی غیرت اور شرم ہے تو چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## جناب سید سلیم احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اُمید ہے آپ بخیر و عافیت ہونگے۔ آپ نے جناب مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ کے حوالہ سے ایک ویڈیو کے بارے میں چند سوالات پوچھے ہیں۔ آپ کے سوالوں کے جوابات دینے سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمیں جناب مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ کے نتیجے سے متعلقہ ویڈیو الغلام ڈاٹ کم پر کیوں لگانی پڑی؟

اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ آپ کو علم ہوگا کہ گذشتہ سال مارچ ۲۰۱۴ء کے آغاز میں مولوی ناصر احمد سلطانی نے ہمارے حضور قمر الانبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب موعود کی غلام مسیح الزماں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ چونکہ حضور پیشگوئی مصلح موعود اور بانئے جماعت حضرت مرزا غلام احمد کے مقام و مرتبہ کے سلسلہ میں ناصر احمد سلطانی پر اتمام حجت پہلے ہی کر چکے تھے لہذا آپ نے ناصر احمد سلطانی کے مباہلہ کے چیلنج کو فوراً قبول کر لیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ حقیقی دونوں جماعتیں مورخہ ۱۳ مارچ ۲۰۱۴ء سے ایک سالہ جماعتی مباہلہ میں داخل ہو گئیں۔ دونوں فریقوں کا ایک سالہ جماعتی مباہلہ مورخہ ۱۳ مارچ ۲۰۱۵ء کو اختتام پذیر ہو گیا۔ مباہلہ کے دوران دونوں جماعتوں کیساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ظاہر ہوا اس سے قطعی طور پر لوگوں کو علم ہو گیا ہوگا کہ دونوں جماعتوں میں سے کونسی جماعت حق پر ہے اور کس جماعت کیساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید ہے۔ لیکن قادیانی جماعت کے ایک صاحب اکرم محمود عرف خالد واسطی نے ای میل فورم پر مباہلہ کر نیوالی دونوں جماعتوں کے بارے میں آئے دن سب و شتم کرنا اور غیر مہذبانہ انداز میں داویلا کرنا شروع کر دیا۔ قمر الانبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب نے اپنے خطبات میں خالد واسطی کے قریباً سارے سوالوں کے جوابات بھی دے دیئے لیکن سمجھانے کے باوجود یہ شخص حضور اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند پر منفی تنقید سے باز نہ آیا۔ پھر خالد واسطی صاحب کو آئینہ دکھانے اور لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے کے مترادف ہمیں مجبوراً مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ سے متعلقہ ویڈیو پر مختصراً تبصرہ کر کے اسے الغلام ڈاٹ کم پر لگانا پڑا۔ اگر خالد واسطی اینڈ کمپنی مباہلہ کے حوالہ سے قمر الانبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند پر منفی تنقید اور بدزبانی نہ کرتے تو ہمیں ضرورت نہیں تھی کہ ہم مولوی عبدالستار صاحب کی طرف سے تیار کردہ مباہلہ سے متعلقہ ویڈیو پر تبصرہ کر کے اسے اپنی ویب سائٹ پر لگاتے۔ اب میں آپ کے خط کی طرف آتا ہوں۔ آپ آغاز میں لکھتے ہیں: ”آج آپ کی ویب سائٹ پر آپ کی طرف سے تیار کردہ ایک ویڈیو دیکھی۔“

☆☆☆ اس سلسلہ میں جو اباً گزارش ہے کہ جس ویڈیو کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔ یہ ویڈیو نہ ہماری ہے اور نہ ہی ہم نے تیار کی ہے۔ یہ ویڈیو مولوی عبدالستار صاحب کے گروپ کی طرف سے کسی نے تیار کر کے کافی عرصہ سے یوٹیوب چینل پر لگائی ہوئی ہے۔ اس ویڈیو کے نیچے جو تبصرہ بعنوان [[خلیفہ رابع صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ کا نتیجہ]] لکھا گیا ہے۔ یہ تبصرہ ہمارا ہے۔ اب میں

آپکے دیگر سوالوں کی طرف آتا ہوں۔

سوال نمبر ۱:۔۔۔ ”آپ نے مربیان کرام اور مولانا صاحب کے مابین ہونے والے مباہلہ کو شروع میں شائع کیا ہے۔ چھوٹا ہونے کے باعث خاکسار اس کو پڑھ نہیں پا رہا۔ اگر ممکن ہو تو اسکی کاپی (pdf) بھجوا کر ممنون فرمائیں۔“

**الجواب:۔۔۔** پہلے سوال کے جواب میں گزارش ہے اور جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ ویڈیو ہم نے تیار نہیں کی۔ یہ ویڈیو مولوی عبدالستار صاحب کے کسی ساتھی نے تیار کر کے یوٹیوب پر کافی عرصہ سے لگائی ہوئی ہے۔ اس ویڈیو میں جو باریک تحریر ہے وہ یقیناً وہی تحریر ہوگی جو دونوں فریقوں نے باہمی رضامندی سے تیار کی ہوگی۔ اس تحریر کو آپ مباہلہ کے دونوں فریقوں میں سے کسی فریق سے حاصل کر کے پڑھ سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔۔۔ ”آپ نے ذکر کیا ہے کہ حضور نے ۱۹۸۸ء میں جو مباہلہ کیا تھا اس کا نظر ثانی شدہ مباہلہ کا چیلیج مولانا صاحب کو دیا گیا۔ کیا پہلے مباہلہ کے چیلیج میں کچھ تبدیلی کی گئی تھی۔ میں نے اُسے نہیں پڑھا۔ اگر آپکے پاس ہوں تو دونوں خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔“

**الجواب:۔۔۔** دوسرے سوال کے جواب میں گزارش ہے کہ یہ بات ویڈیو تیار کرنے والوں نے ویڈیو کے اندر لکھی ہوئی ہے۔ ہم نے اپنے تبصرہ میں اس کا صرف حوالہ دیا ہے۔ آپ اپنے سوال کا جواب یا تو جماعت احمدیہ قادیان سے اور یا پھر مخالف فریق جنہوں نے یہ ویڈیو تیار کی ہے اُن سے پوچھیں۔

سوال نمبر ۳:۔۔۔ ”اس مباہلہ کا کیا نتیجہ نکلا تھا۔ خاکسار کو علم نہیں۔ اس پر بھی ضرور روشنی ڈالیں۔ کیا مولانا صاحب جیت گئے تھے؟ (یعنی مولانا صاحب پر اس کا کچھ اثر ہوا تھا یا نہیں)۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی ثبوت ہو تو ضرور بھجوا سیں۔“

**الجواب:۔۔۔** تیسرے سوال کے جواب میں گزارش ہے کہ ہمیں نہ تو اس ویڈیو سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ سے کوئی دلچسپی تھی۔ اس ویڈیو میں مباہلہ کا جو نتیجہ دکھایا گیا ہے۔ ہم نے مجبوراً اس پر صرف تبصرہ کیا ہے۔ اس مباہلہ میں کون جیتا اور کون ہارا؟ آپ اس حوالہ سے سوالات متعلقہ فریقوں سے پوچھیں؟

سوال نمبر ۴:۔۔۔ ”آخر میں آپ نے ایک تصویر ڈالی ہوئی ہے۔ ایک بزرگ اور ایک نوجوان۔ یہ کس کی تصویر ہے؟“

**الجواب:۔۔۔** پھر گزارش ہے کہ ہم نے تو یہ ویڈیو تیار نہیں کی۔ مولوی عبدالستار صاحب کی پارٹی کی طرف سے یہ ویڈیو تیار کر کے یوٹیوب پر لگائی گئی ہوگی۔ آخر پر جو تصویر ہے۔ اس میں مولوی عبدالستار صاحب اور اُس کیساتھ کوئی نوجوان اُس کا کوئی ساتھی ہوگا۔ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے۔

سوال نمبر ۵:۔۔۔ ”کچھ عرصہ قبل میں نے آپکی ایک ویڈیو دیکھی تھی۔ اس میں آپ نے ذکر کیا تھا کہ آپ کچھ عرصہ قائد ضلع بھی رہے ہیں۔ خاکسار بھی ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۳ء تک قائد ضلع منڈی بہاؤ الدین رہا ہے۔ آپ کس عرصہ میں قائد ضلع رہے اور کس ضلع کے رہے ہیں؟“

**الجواب:۔۔۔** خاکسار ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۵ء تک چک نمبر ۷۰ ایم ایل کا قائد جماعت اور ضلع بھکر کا نائب قائد خدام الاحمدیہ رہا ہے۔ علاوہ اسکے ربوہ میں محلہ دار الفتوح میں ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۲ء تک نائب زعمیم خدام الاحمدیہ رہا ہوں۔ اُمید ہے آپکے سوالوں کے جوابات

آپ کو مل گئے ہونگے۔ والسلام

خاکسار

ہومیو ڈاکٹر محمد عامر

مورخہ ۱۰ مئی ۲۰۱۵ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ: نیوز نمبر ۱۰۶ کے چوتھے صفحہ پر میرا اصل خط بھی شائع کیا گیا ہے۔ چونکہ میرے سوال مندرجہ بالا جواب میں شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے وہ خط دوبارہ یہاں شامل نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر صاحب کی دونوں تحریریں ( ویڈیو میں درج مختصر تبصرہ اور میرے خط کا جواب ) بڑی دلچسپ ہیں۔ باری باری ان کا جواب حاضر ہے۔

نمبر ۱: میرے خط کے جواب میں ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

طرف آتا ہوں۔ آپ آغاز میں لکھتے ہیں:- ”آج آپکی ویب سائٹ پر آپکی طرف سے تیار کردہ ایک ویڈیو دیکھی۔“  
☆☆☆ اس سلسلہ میں جواباً گزارش ہے کہ جس ویڈیو کا آپ حوالہ دے رہے ہیں۔ یہ ویڈیو نہ ہماری ہے اور نہ ہی ہم نے تیار کی ہے۔  
یہ ویڈیو مولوی عبدالستار صاحب کے گروپ کی طرف سے کسی نے تیار کر کے کافی عرصہ سے یوٹیوب چینل پر لگائی ہوئی ہے۔ اس ویڈیو کے نیچے جو تبصرہ بعنوان [[خلیفہ رابع صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مباہلہ کا نتیجہ]] کیا گیا ہے۔ یہ تبصرہ ہمارا ہے۔ اب میں

الجواب:

➤ میں نے یہ ویڈیو پہلی بار الغلام کی ویب سائٹ پر ہی دیکھی تھی۔ نیز ڈاکٹر صاحب نے کہیں وضاحت نہیں کی تھی کہ یہ ویڈیو ان کی طرف سے تیار نہیں ہوئی۔ اس لئے میں نے یہ لکھ دیا کہ آپ کی طرف سے تیار کردہ ویڈیو دیکھی۔ مجھے ڈاکٹر صاحب کی اس بات سے سو فیصد اتفاق ہے کہ یہ ویڈیو مولوی الیاس ستار صاحب کے گروپ کی طرف سے کسی نے تیار کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بتانے پر میں نے یوٹیوب پر اس ویڈیو کو تلاش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے اس مباہلہ کی مدت

جولائی ۲۰۰۰ء میں ختم ہو گئی تھی۔ حضورؐ اپریل ۲۰۰۳ء میں وفات پا چکے۔ مبالغہ کے چودہ سال بعد یوٹیوب پر یہ ویڈیو جنوری ۲۰۱۲ء میں ڈالی گئی۔ اتنے عرصہ کے بعد کیا ضرورت پیش آئی؟ بقول شاعر (کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے)

نمبر ۲: میرے خط میں ایک سوال یہ تھا

سوال نمبر ۳:۔۔۔۔۔ ”اس مبالغہ کا کیا نتیجہ نکلا تھا۔ خاکسار کو علم نہیں۔ اس پر بھی ضرور روشنی ڈالیں۔ کیا مولانا صاحب جیت گئے تھے؟ (یعنی مولانا صاحب پر اس کا کچھ اثر ہوا تھا یا نہیں)۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی ثبوت ہو تو ضرور بھجوائیں۔“

الجواب:۔۔۔۔۔ تیسرے سوال کے جواب میں گزارش ہے کہ ہمیں نہ تو اس ویڈیو سے کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی عبدالستار صاحب کے درمیان مبالغہ سے کوئی دلچسپی تھی۔ اس ویڈیو میں مبالغہ کا جو نتیجہ دکھایا گیا ہے۔ ہم نے مجبوراً اس پر صرف تبصرہ کیا ہے۔ اس مبالغہ میں کون جیتا اور کون ہارا؟ آپ اس حوالہ سے سوالات متعلقہ فریقوں سے پوچھیں؟

ڈاکٹر صاحب تحریر فرما رہے ہیں۔ کہ اس مبالغہ میں کون جیتا اور کون ہارا؟ آپ اس حوالہ سے سوالات متعلقہ فریقوں سے پوچھیں؟  
الجواب:

➤ ڈاکٹر صاحب کو اگر یہی نہیں معلوم کہ اس مبالغہ میں کون جیتا اور کون ہارا تو اس ویڈیو کو کس مقصد کے لئے اپنی ویب سائٹ پر آویزاں کیا ہے۔ اور یہ تبصرہ کس بنیاد پر فرما رہے ہیں۔

(۷) خالد واسطی اینڈ کمپنی سے ہمارا سوال ہے کہ کیا آپ لوگوں کو بتائیں گے کہ پھر آپکے خدا کے بنائے ہوئے سچے خلیفہ جناب مرزا طاہر احمد صاحب اور مولوی الیاس ستار صاحب کے درمیان مبالغہ کا نتیجہ کیا نکلا تھا؟؟؟  
اکرم محمود عرف خالد واسطی اینڈ کمپنی صاحب:- مرزا طاہر احمد صاحب اپنی کذبانیوں کی وجہ سے اور مبالغہ میں شکست کھا کر دنیا میں ایک صادق امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؒ کو بھی نعوذ باللہ کیا جھوٹا بنا کر نہیں گئے ہیں؟؟؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دیکھو جو مجھے تو دیدہٴ عبرت نگاہ ہو!

(۸) اکرم محمود عرف خالد واسطی اینڈ کمپنی صاحب۔۔۔۔۔ سے گزارش ہے کہ وہ لوگوں کے مبالغوں پر تبصرہ کرنے سے پہلے اپنے مرحوم شیر خلیفے کے مبالغہ کا حال معلوم کر کے اُسکے نتیجہ سے لوگوں کو بھی آگاہ کریں اور اگر آپ میں کوئی غیرت اور شرم و حیا ہے تو پھر چلو بھر پانی میں ڈوب بھی مریں؟؟؟

ڈاکٹر صاحب کو معلوم نہیں کہ مباہلہ کا کیا نتیجہ نکلا تھا مگر اس کے باوجود کہہ رہے ہیں کہ ”مباہلہ میں شکست کھا کر دنیا میں ایک صادق امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد کو بھی نعوذ باللہ جھوٹا بنا کر نہیں گئے۔“ اور ساتھ غیرت اور شرم و حیا کے نام پر چلو بھریانی میں ڈوب مرنے کا مشورہ بھی دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

۷۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ ①

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصِحُّوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَدِمِينَ ⑦

(سورۃ الحجرات ۴۹)

➤ ڈاکٹر صاحب خاکسار کو مشورہ دے رہے ہیں ”اس مباہلہ میں کون جیتتا اور کون ہارا؟ آپ اس حوالہ سے سوالات متعلقہ

فریقوں سے پوچھیں۔“

۱۔ اس مشورہ کا شکریہ مگر مجھے کسی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ممبران جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اپنے تمام دعوؤں میں سچا مانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے۔ ”کہ میں اس کی اہانت کروں گا جو تمہاری اہانت کا ارادہ کرے گا۔“ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ اور مولوی الیاس ستار صاحب کے مابین مباہلہ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کے متعلق تھا اس لئے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی پر مہر ثبت کرے۔ یہ ہر احمدی کا یقین ہے۔

۲۔ اس مباہلہ میں کون جیتتا اور کون ہارا؟ اس سوال کا جواب اسی ویڈیو میں موجود ہے۔ تھوڑا غور کرنے کی ضرورت ہے۔ مباہلہ کا وہ معاہدہ جو ویڈیو میں دکھایا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہے۔ یہ ایک ہاتھ سے لکھی گئی تحریر ہے۔ جس پر مربی عثمان صاحب اور مولوی الیاس ستار صاحب کے علاوہ چند گواہان کے دستخط بھی موجود ہیں۔



۱۰) ایسا کہ ستارہ لکھتے ہیں۔

۱۱) اگر مرزا غلام احمد قادیانی غلط ہیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو یہاں بھی تو میرا دعا/ساجد کہ مرزا غلام احمد کو ایک سال کے اندر اندر سزا دے کہ سزا کی حالت اور یہی جو وہ ہیں ایک سال سے خدا تعالیٰ کی سزا کا نشانہ بنے

۱۲) اگر ایسا کہ ستارہ مرزا غلام احمد قادیانی سنیوں پر بیانات غلط ہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی خدا کی طرف سے ہی تو اللہ تعالیٰ ایسا سزا دے کہ جس کی کوئی سزا نہ ہو سزا کی حالت ہے

گواہان  
بہت سے  
(نام لکھو)

Munshif (ILLIUS SURR)  
3/6/1999

۱۱/۱۱/۱۱

اللہ تعالیٰ

گواہان الہدی

۱۰) حضرت (سنت الہدی)

۱۱) حضرت (سنت الہدی)

۱۲) حضرت (سنت الہدی)

۱۳) حضرت (سنت الہدی)

۱۴) حضرت (سنت الہدی)

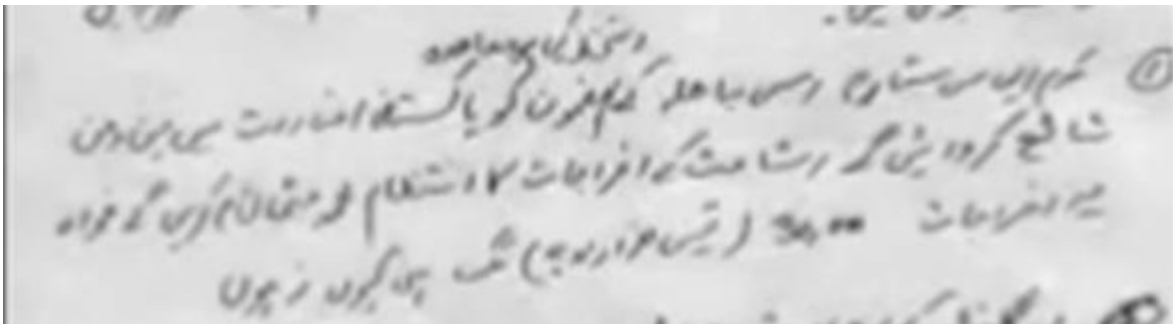
اس تحریر میں لکھا گیا ہے کہ مربی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے مباہلہ کے چیلنج کا پمفلٹ مولوی الیاس ستار صاحب کو پیش کیا۔ یہی بات ویڈیو میں انگریزی میں تحریر ہے اور اسی بات کو ڈاکٹر صاحب نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

**Mr. Usman presented to  
Illias Suttar the printed  
challenge of Mubahila  
by Mirza Tahir  
(of 1988 and renewed in  
1998).**

**Mr Illias Suttar  
immediately accepted  
the challenge.....**

**The conditions were duly  
written down and signed  
by both sides in the  
presence of witnesses**

اس تحریر میں پہلی شرط یہ ہے۔



© محمد الیاس ستار صاحب  
شائع کردہ نئی دہلی ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۸ء  
میں انفرمیشن (پبلسیشن) کے ذریعے  
پہلی بار شائع ہوئی ہے

مکرم الیاس ستار صاحب اس مباہلہ کے مضمون کو پاکستانی اخبارات میں من و عن شائع کروائیں گے۔  
ویڈیو میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔

The mubahila was  
printed and widely  
circulated by Illias  
Suttar in Pakistan,  
And The Ahmadiyya  
Jamaat in UK...

مگر اس مباہلہ کی پہلی شرط کو ہی پورا نہیں کیا گیا۔ صرف مباہلہ کی شرائط پر مبنی تحریر کو (جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ والا مباہلہ کا چیلنج نہیں ہے) شائع کیا گیا اور ویڈیو تیار کرتے وقت بھی ہاتھ سے لکھی تحریر کو تو شائع کر دیا گیا مگر مباہلہ کی اصل تحریر کو شامل نہیں کیا گیا۔

مباہلہ کی شرائط میں سے پہلی شرط پر ہی عمل نہ کر کے عملی طور پر اس معاہدہ کو ختم کر دیا گیا۔  
اس مباہلہ کے حوالہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ جولائی ۱۹۹۹ء میں حضورؐ کی تقریر کے چند حصے اس ویڈیو میں پیش کئے گئے ہیں۔ مگر مباہلہ کے متعلق اصل ارشادات کو شامل نہیں کیا گیا۔ یہ خطاب یوٹیوب پر موجود ہے۔

[https://www.youtube.com/watch?v=WeTH0Z1Zz\\_Q](https://www.youtube.com/watch?v=WeTH0Z1Zz_Q)

حضورؐ نے اس خطاب میں مباہلہ کی شرائط بیان فرمائی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے معاندین یہ کہتے ہیں کہ ”جماعت احمدیہ یہ عقائد رکھتی ہے کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی خدا تھے۔“ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْکٰذِبِیْنَ۔ (حضور انور نے حاضرین کو فرمایا کہ آپ سب بھی کہیں لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْکٰذِبِیْنَ۔ جس پر حاضرین نے لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْکٰذِبِیْنَ کہا۔) حضور انور نے فرمایا کہ آج ایک کروڑ داخل ہونے والوں کے

علاوہ جب سے جماعت بنی ہے کروڑ ہا احمدیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ کو خدا کہتا ہو یا خدا تسلیم کرتا ہو۔

دوسرا دعویٰ: ”وہ خدا کا بیٹا تھے۔“ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ اور پھر یہ دعویٰ ایک دوسرے کو بھی جھٹلا رہے ہیں۔ خدا تھے تو خدا کا بیٹا کیسے ہو گئے؟ یہ مولویوں کا پاگل پن ہے یعنی پاگل پنوں میں سے ایک پاگل پن ہے۔

ایک اور دعویٰ: ”خدا کا باپ بھی تھے۔“ اس پر تو لعنت سے زیادہ اَنَا لِلّٰهِ پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ پھر یہ خوفناک دعویٰ کہ ”تمام انبیاء سے بشمول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ افضل و برتر تھے۔“ کوئی احمدی ساری دنیا میں اس دعوے کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ ان کی وحی کے مقابلہ میں حدیث مصطفیٰ ﷺ کی کوئی حیثیت نہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک، لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ۔

”ان کی عبادت کی جگہ عزت و احترام میں خانہ کعبہ کے برابر ہے۔“ یعنی ہر احمدی مسجد خانہ کعبہ کے برابر ہے۔ اَنَا لِلّٰهِ وَ اَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ۔ ”قادیان کی سرزمین مکہ مکرمہ کے ہم مرتبہ ہے۔“

”قادیان سال میں ایک دفعہ جانا تمام گناہوں کی بخشش کا موجب بنتا ہے۔“ ہمارا تو دعویٰ یہ ہے کہ دنیا میں کسی مقدس مقام پر جانا بخشش کا موجب نہیں بنا کرتا۔ تقویٰ ہے جو بخشش کا موجب بنتا ہے اگر تقویٰ لے کر جاؤ گے تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ بخش دے گا اگر تقویٰ کے بغیر جاؤ گے تو پھر اس کی مرضی ہے چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے۔

میں نے ان کو یہ چیلنج دیا کہ بتاؤ یہ کہاں سے سچ ثابت کیا ہے تم نے اور حج بیت اللہ کی بجائے قادیان کے جلسہ میں شمولیت ہی حج ہے۔ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ

ان الزمات کے علاوہ حسب ذیل نہایت مکروہ الزمات بھی جماعت احمدیہ پر لگائے جاتے ہیں۔ ”احمدیوں کا کلمہ الگ ہے اور مسلمانوں والا کلمہ نہیں۔“ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

”جب احمدی مسلمانوں والا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو دھوکہ دینے

کی خاطر پڑھتے ہیں اور محمدؐ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی لیتے ہیں۔“ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ  
 ”احمدیوں کا خدا وہ خدا نہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کا خدا ہے۔“ لَعْنَةُ اللَّهِ  
 عَلَى الْكَافِرِينَ، ایک ہی خدا ہے سب کا وہی خدا ہے۔

”قادیانی جن ملائکہ پر ایمان لاتے ہیں وہ وہ ملائکہ نہیں جن کا قرآن اور سنت میں ذکر  
 ہے۔“ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

”قادیانیوں کے رسول بھی مختلف، ان کی عبادت بھی اسلام سے مختلف، ان کا حج بھی مختلف  
 غرضیکہ تمام بنیادی اسلامی عقائد میں قادیانیوں کے عقائد قرآن و سنت سے جدا اور الگ ہیں۔“

ان سارے الزامات کا ذکر کر کے میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ یہ سارے الزامات سراسر  
 جھوٹے ہیں، کھلم کھلا افتراء ہیں ان میں ایک بھی سچا نہیں اور لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ آخر پر  
 میں خدا کی لعنت ان جھوٹوں پر ڈالتا ہوں۔

میں نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ اگر یہ باتیں جھوٹ ہیں جیسا کہ جھوٹ ہیں تو پھر اے خدا!  
 جماعت احمدیہ پر رحمتیں نازل فرما۔ لعنتیں ان پر پڑیں اور رحمتیں جماعت پر اور اس کی سچائی کو ساری  
 دنیا پر روشن کر دے۔

پس آج ساری دنیا سے آنے والے گواہ ہیں کہ خدا کی قسم جماعت احمدیہ کی سچائی سب دنیا  
 پر روشن ہو چکی ہے۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور پشت پناہی میں کھڑا  
 ہے اور اگر دشمن کے الزامات سچے ہیں تو ہم پر ہر سال اپنا غضب نازل فرما اور ذلت اور نکبت کی مار  
 دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا اور اس طور سے اپنے عذاب کی چکی میں پیس تاکہ دنیا  
 خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندوں کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں بلکہ محض  
 خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ ہے۔ یہ سب عجائب کام ہیں جو تو دکھلاتا ہے۔

اس ضمنی ذکر کے بعد جو مجھ پر ٹھونسا تو گیا مگر میں نے قبول کر لیا تھا۔ میں اب آپ کے  
 سامنے یہ بات کھول رہا ہوں کہ صرف یہ ایک سال اس مہابہ کرنے والے کو جھوٹا ثابت کر دے گا  
 کیونکہ اس سال جماعت کو ٹھننا چاہئے تھا بجائے مٹنے کے یہ اور بھی زندہ ہو گئی، زندہ سے زندہ تر ہوتی  
 چلی جا رہی ہے۔ پس ان سب کی تعلیمات الٹی ان پر پڑتی ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی بھی پروا نہیں آسکندہ

احباب کرام! یہ ہے وہ مباہلہ کا چیلنج جسے شائع نہ کر کے مولوی الیاس صاحب اور ان کے ساتھی اپنی شکست تسلیم کر چکے ہیں۔ یہی بات حضور نے اس خطاب کے شروع میں بیان فرمائی ہے۔

ہوں اور اس پہلو سے میں اس مباہلے کے چیلنج کو قبول کر چکا ہوں۔ اب میں وہ مباہلہ جس پر دستخط ہوئے ہیں اس کے بعض ضروری الفاظ آپ کے سامنے سناتا ہوں تاکہ آپ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مباہلہ کرنے والا دراصل اسی مباہلہ کے دوران ہی جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ الفاظ جو پیش کئے گئے وہ یہ ہیں۔ میں نے بڑے واضح الفاظ میں احمدیت کے دعاوی دشمن کے سامنے رکھے تھے جن کے متعلق یہ کہا تھا کہ ایک ایک کے متعلق یہ اعلان کرو کہ یہ جھوٹا دعویٰ ہے، یہ جھوٹا دعویٰ ہے، یہ جھوٹا دعویٰ ہے۔ اس نے کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا اور جو الفاظ ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

اس ویڈیو میں ایک بات اور تحریر کی گئی ہے۔

**Jamaat Ahmadiyya had maintained a total silence on this issue of Mubahila of Illias Suttar.**

جو اباً عرض ہے۔

- ۱۔ اس مباہلہ کا ایک جواب تو اوپر درج ہے۔
- ۲۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا ہے۔ اور یہ ایک سچی جماعت ہے۔ دنیا بھر میں جماعت کو ملنے والی فتوحات سے سب آگاہ ہیں۔
- ۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسی خطاب میں مباہلوں کے متعلق جماعت کو ہدایت فرمادی تھی۔

اس ضمنی ذکر کے بعد جو مجھ پر ٹھونسا تو گیا مگر میں نے قبول کر لیا تھا۔ میں اب آپ کے سامنے یہ بات کھول رہا ہوں کہ صرف یہ ایک سال اس مباہلہ کرنے والے کو جھوٹا ثابت کر دے گا کیونکہ اس سال جماعت کو مٹنا چاہئے تھا بجائے مٹنے کے یہ اور بھی زندہ ہو گئی، زندہ سے زندہ تر ہوتی

چلی جا رہی ہے۔ پس ان سب کی تعلیمات الٹی ان پر پڑتی ہیں۔ ہمیں اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں آسندہ کے لئے میری نصیحت یہ ہے کہ اس معاملے کو خدا پر چھوڑ دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ دن بدن جماعت ترقی پر ترقی کرتی چلی جائے گی اور ہر سال خواہ کوئی مبالغہ قبول کرے یا نہ کرے اس کے اوپر ہماری طرف سے یہ لعنت کا انبار بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ اللہ کرے گا تو ایسا ہی ہوگا اور ہم میں سے جو زندہ رہیں گے وہ سب اس کو دیکھیں گے۔

اس ویڈیو میں ویڈیو تیار کرنے والوں اور ڈاکٹر صاحب نے اپنے تبصرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے مبالغہ کے چیلنج کے حوالے سے لکھا ہے کہ چیلنج کے چند دن بعد آپ شدید بیمار ہو گئے اور اس طرح انہیں شکست ہوئی۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ نے ۲۰ اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعہ المبارک ناروے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس کے بعد آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے صرف ۲۰ دن میں آپ کو اس شدید بیماری سے شفاء عطا فرمائی۔ اور ۱۰ ستمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک اپنے الہام ”Friday the 10<sup>th</sup>“ کے مطابق MTA پر لائیو آپ نے دوبارہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور دشمنوں کو شرمناک شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر بیماری مبالغہ میں ناکامی کا ثبوت ہے تو حضرت مسیح موعودؑ تو اکثر بیمار رہا کرتے تھے۔ نیز اگر بیماری مبالغہ میں ناکامی کا ثبوت ہے تو اتنی شدید بیماری سے اتنی جلدی شفاء پانا مبالغہ میں عظیم الشان فتح کا ایک نشان ہے۔ اس مبالغہ کی مدت ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس شدید بیماری سے آپ کو شفا دی بلکہ اس مبالغہ کے بعد آپ تقریباً چار سال زندہ رہے۔ اپنی وفات سے ایک دن قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ شام کو MTA پر نشر ہونے والے ملاقات پروگرام میں شرکت کی۔ اگلے دن صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن پاک کی اور روزانہ کی طرح تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ اور اپنے پیارے خدا کے حضور پیش ہو گئے۔ اپنی بیماری میں بھی جماعتی کاموں میں مشغول رہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مہر ہے۔ اور دشمنوں کے منہ پر طمانچہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ نے جون ۱۹۸۸ء میں خدائی منشاء کے مطابق مخالفین احمدیت کو مبالغہ کا چیلنج دیا۔ اس چیلنج کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار نشانوں کے ساتھ آپ کی تائید فرمائی۔ ان میں سے چند نشان درج ذیل ہیں۔

- ۱- حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پر پاکستان میں مولوی اسلم قریشی کے اغوا اور قتل کا مقدمہ درج تھا۔ اس مباہلہ کے چیلنج کے چند دن کے بعد مولوی اسلم قریشی ٹی وی پر آیا اور اس نے یہ بیان دیا کہ مجھے کسی نے اغوا نہیں کیا تھا بلکہ میں اپنی مرضی سے روزگار کی تلاش میں کسی دوسرے ملک میں گیا ہوا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس الزام سے آپ کی بریت فرمائی۔
- ۲- اگست ۱۹۸۸ء میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے بدترین دشمن کو اس کے انجام تک پہنچایا۔
- ۳- اس مباہلہ کی صداقت کے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا۔ اور رسول کریم ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہوئی کہ ”جب امام مہدی آئے گا تو وہ ایک جگہ سے تقریر کرے گا۔ اس کی آواز دنیا کے کناروں تک ان لوگوں کی زبان میں سنی جائے گی۔“
- ۴- اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ذریعے اپنے اس وعدہ کو عملی شکل میں پورا فرمایا کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“
- ۵- آپ کے دور خلافت میں یہ وعدہ بھی بڑی شان سے ساتھ پورا ہوا ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“
- ۶- ۱۹۴۷ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا کئے کہ ۱۹۹۱ء میں آپ بطور خلیفۃ المسیح قادیان تشریف لے کر گئے۔
- ۷- دعوت الی اللہ کی مبارک تحریک بھی اسی مباہلہ کا ایک نشان ہے۔
- ۸- اللہ تعالیٰ نے ان اسیران کی رہائی کے سامان کئے جنہیں سزائے موت سنائی جا چکی تھی۔
- ۹- اللہ تعالیٰ نے جماعت کے اندر موجود گندی بھیڑوں کو جماعت سے نکال باہر کیا۔
- ۱۰- حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے عشق کرنے والے، آپ پر جان نثار کرنے والے تو کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ مگر مولوی الیاس ستار کو شاید کوئی جانتا بھی نہ ہو۔

ڈاکٹر صاحب اس مباہلہ کی صداقت کے نشان تو بہت ہیں۔ مگر اس کے لئے روحانی بصیرت کی ضرورت ہے۔۔

نمبر ۳: اس ویڈیو کو اپنی ویب سائٹ پر ڈالنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

درمیان مباہلہ سے متعلقہ ویڈیو پر مختصراً تبصرہ کر کے اسے الغلام ڈاٹ کم پر لگانا پڑا۔ اگر خالد واسطی اینڈ کمپنی مباہلہ کے حوالہ سے قرآن انبیاء فخر الرسل حضرت عبدالغفار جنبہ صاحب اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند پر منفی تنقید اور بدزبانی نہ کرتے تو ہمیں ضرورت نہیں تھی کہ ہم مولوی عبدالستار صاحب کی طرف سے تیار کردہ مباہلہ سے متعلقہ ویڈیو پر تبصرہ کر کے اسے اپنی ویب سائٹ پر لگاتے۔ اب میں آپ کے خط کی

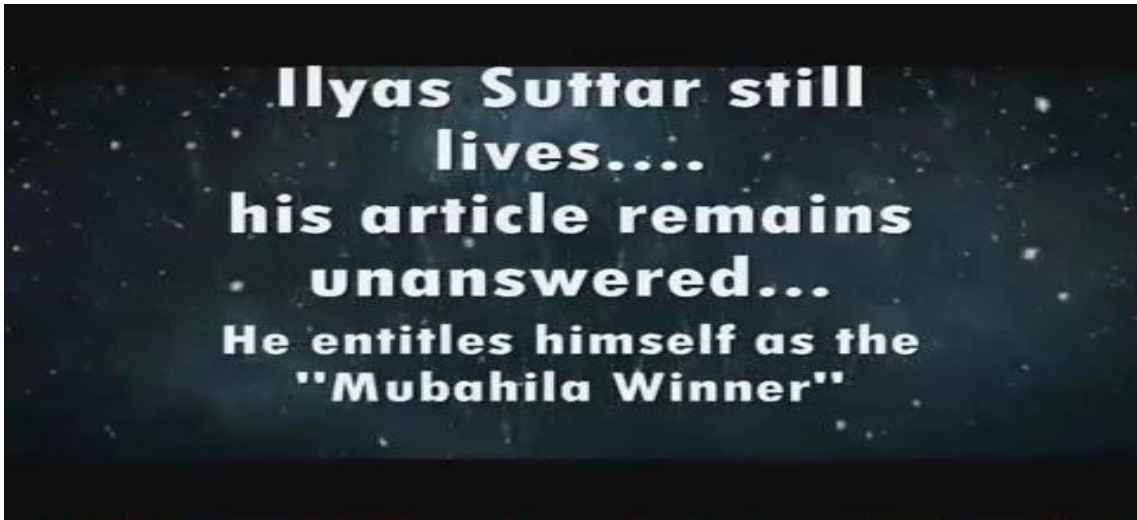
## الجواب:

خاکسار ڈاکٹر صاحب کی اپنے مرشد کے حوالے سے اس غیرت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مگر خاکسار ”الغلام ویب سائٹ“ پر ہمارے آقا آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے ایسی ہی کسی غیرت کے نمونے کو تلاش کرنے میں ناکام رہا ہے۔ دشمنانِ اسلام نے پیارے آقا آنحضرت ﷺ کے متعلق بے ہودہ فلمیں بنائیں، خاکے بنائے اور کیا کچھ نہیں کیا۔ مگر پندرہویں صدی کے کسی مجدد کو غیرت نہیں آئی کہ ان کے مقابل پر کھڑا ہوتا۔ ان کو کوئی جواب دیتا۔ یہ غیرت صرف خلیفۃ المسیح کو آئی کہ ہر فورم پر اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اور پوری دنیا میں سیرت النبی ﷺ کے پروگرام کئے گئے۔ دنیا کو آپ ﷺ کی سیرت سے آگاہ کیا گیا۔

ایسے ہی حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں گند بکنے والوں کو جواب دینے کی بجائے ان کی فتح کے جشن منائے جا رہے ہیں۔ اور ان دشمنان کے مقابلہ پر آنے والوں کو چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔

سچے مامور اپنے سے پہلے مامورین کے مصدق ہوتے ہیں۔ یہ پندرہویں صدی کے مجددین کی ذمہ داری تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اٹھائے گئے ہر سوال کا جواب دیتے۔ ان دشمنوں کا منہ بند کرتے۔ مگر یہ تو عہدوں کی بندر بانٹ میں ایک دوسرے کو مبادلے کے چیلنج دینے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سعادت بھی صرف اور صرف حضرت مسیح موعودؑ کے سچے جانشینوں کے حصے میں آئی ہے۔

اس ویڈیو کے آخر میں ویڈیو تیار کرنے والوں نے تحریر کیا ہے۔



محترم ڈاکٹر صاحب کو اسے اپنے جواب کے ساتھ شائع کرتے وقت ذرا خیال نہیں آیا کہ غلام مسیح الزماں، زکی غلام، مجدد پندرویں صدی، مسیح موعود، قمر الانبیاء اور فخر الرسل کے ہوتے ہوئے بھی مولانا الیاس ستار کو اس کے سوال کا جواب نہیں مل سکا۔ خود بھی غیرت کا مظاہرہ کریں اور اپنے آقا کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ صرف عہدے نہ سنبھالیں بلکہ کام بھی کریں۔ مصلح موعود ہونے کے دعوے کرنے کی بجائے اپنے عمل سے ثابت کریں۔ احمدیوں کو چھوڑیں حضرت مسیح موعودؑ کے دشمنوں کو لکھیں ان کے سوالوں کے جواب دیں ان کو مباہلے کے چیلنج دیں۔ اگر مجددین پندرویں صدی کے ہوتے ہوئے مولانا الیاس ستار صاحب اور ان جیسے اور دشمنان احمدیت زندہ ہیں تو یہ جنبہ صاحب اور ان کے مریدوں کے لئے شرم اور ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ کیونکہ ہم تو آپ لوگوں کے بقول کج رو جماعت کا حصہ ہیں۔ اور گمراہ لوگ ہیں۔

نوٹ:- جس طرح محترم ڈاکٹر صاحب نے خاکسار کے گزشتہ خط کو بڑی فراخ دلی کے ساتھ من و عن اپنی ویب سائٹ پر نیوز نمبر ۱۰۶ کے اندر شائع فرمایا تھا۔ خاکسار امید رکھتا ہے کہ اسی فراخ دلی کے ساتھ میری اس تحریر کو بھی من و عن اپنی ویب سائٹ کی زینت بنائیں گے۔

خاکسار

سید سلیم احمد